هفت روزہ

خدام الدین لاہور

بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ
۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

ہدیہ ۲۵ پیسے

14
30

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب: جامع شریعت وطریقت وقار العلماء والصلحاء حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ العالی

تشدد غلو کی مذمت

جاء رجل الی الحسن وسالہ وقال حلفت ان لم افعل کذا وکذا ان احج حبوًا فقال ھذا من خطوات الشیطان فحج والکب وکفر عن یمینک

ترجمہ۔ حضرت حسنؓ سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ میں نے قسم کھائی ہے۔ کہ فلاں کام ضرور کروں گا۔ اگر نہ کر سکا۔ تو گھٹنوں کے بل چل کر حج کروں گا۔ اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ کہ یہ شیطانی کاموں میں سے ہے۔ اپنی قسم توڑ دے۔ اور سوار ہو کر حج کر اور قسم کا کفارہ ادا کر۔

قال سالت جابرًا عن رجل نذر ان یجعل فی انفہ حلقۃ من ذھب فقال ھی من خطوات الشیطٰن ولا یزال اللہ غضبان علیك فلیکفر عن یمینہ

ترجمہ۔ عثمان بن غیاثؓ نے جابر بن زیدؓ سے دریافت کیا کہ کسی آدمی نے منت مانی ہے۔ کہ میں اپنی ناک میں سونے کی نتھ پہنوں گا اب وہ کیا کرے۔ فرمایا یہ شیطان کی حرکت ہے اس شخص کو چاہئے کہ نتھ نہ پہنے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔ اگر کفارہ ادا نہ کرے گا۔ اور نتھ پہن لے گا۔ تو اللہ کے غضب میں رہے گا۔

سفر حج میں مرنے والے کا انجام

عن جابر بن عبد اللہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات طریق مکہ ذاھبا او راجعا لم یعرض ولم یحاسب

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور ام المومنین سیدۃ النساء حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مومن سفر حج میں آتے یا جاتے ہوئے فوت ہو جائے۔ تو وہ بغیر حساب کے سیدھا جنت میں جائے گا۔

خدمت کی فضیلت

عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخرج الحاج من اھلہ غسار ثلث یوم خرج من ذنوبہ لیوم ولدتہ امہ۔ وکان سافر ایامہ درجات لہ ومن کفن میتاك حل اللہ تعالٰی من ثیاب الجنۃ ومن غسل میتا خرج من ذنوبہ ومن حثی علیہ التراب کانت لہ فی کل ھباۃ تقل فی میزانہ من جبل

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سفر حج کے لئے روانہ ہو کر چل پڑا اور تین رات گزر گئے۔ تو اس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ سفر کے باقی دنوں میں اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں جو شخص کسی غریب مفلس لاوارث میت کو کفن پہنائے۔ تو اللہ تعالٰی اس کو جنت میں عزت کے ساتھ بہترین لباس پہنائے گا جس نے کسی میت کو فی سبیل اللہ نہلا دیا۔ اللہ تعالٰی اپنی رحمت کے ساتھ اس کے گناہ دھو ڈالے گا جس نے دفن کے وقت مٹی ڈالی جتنی مٹھیاں ڈالے گا ہر مٹھی پہاڑ کی طرح بھاری بنا کر نامۂ اعمال میں تولی جائیگی

حج بدل کی فضیلت

عن جابرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لیدخل بالحجۃ الواحدۃ ثلثۃ نفر الجنۃ المیت والحاج عنہ۔ والمنفذ ذالك

ترجمہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صرف ایک ہی ذریعے میں تین آدمی جنت میں جائیں گے (۱) حج بدل کرانے والا (۲) جس کی طرف سے حج بدل کیا گیا (۳) جس نے حج بدل کا خرچ برداشت کیا

کام کاج کی بابت اُمت کے حقیقی غمگسار کا مشورہ

عن ابزبیر بن العوامؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقول العباد اللہ والبلاد بلاد اللہ فحیث وحدت خیرا فاقم واتق اللہ

ترجمہ۔ رحضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم و فاتح اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے بے مثل غمگسار اور بے نظیر ہمدرد تھے۔ جنابؐ کو اُمت کے دینی۔ دنیوی۔ روحانی جسمانی معاشی معادی ضروریات کا ہمیشہ فکر رہتا تھا۔ اور مفید مشوروں سے فیضیاب فرماتے رہتے تھے) اسی جذبۂ ہمدردی کے پیش نظر فرمایا کہ سب انسان اللہ کے بندے ہیں۔ مسلم کو اپنے کاروبار کے لئے اپنے خویش و اقارب سے جدا ہونے کا غم اور فکر و اندیشہ قطعًا نہیں کرنا چاہئے۔ سب انسان اللہ کے بندے ہیں اپنے اخلاق فاضلہ سے سب کو اپنے قریب رکھیں۔ اپنے شہر اور وطن سے دور جانے کا فکر نہ کریں۔ سب ملک اور سب شہر اللہ کے ہیں۔ جہاں کام کاج مل جائے وہاں رہائش اختیار کرے۔ لیکن اللہ کا خوف دل میں رکھے۔ اللہ تعالٰی کی عبادت اور اس کی مخلوق کی خدمت میں قطعًا سستی نہ کرے بُرے کاموں سے بچے اور مخلوق خدا کو کسی طرح سے بھی نہ ستائے۔

شعر
طارق چو بر کنارہ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کار تو بنگاہ خرد خطا ست
دوریم از سواد وطن باز چوں رسیم
ترک سبب ز روئے شریعت کجا رواست
خندید و دست خویش بشمشیر برد و گفت
ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب، فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل: انی صائم، متفق علیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش نہ بکے اور جہالت کی باتیں نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا اس سے لڑائی کرے تو اس کو کہدینا چاہئے کہ بھائی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۴ — ۸ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۹ دسمبر ۱۹۶۸ء — شمارہ ۳۰

احترام رمضان اور حکومت پاکستان

ہمیں اس حقیقت کے اعلان میں کوئی باک نہیں کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کی سرزمین ہے۔ یہ مملکت دنیا کے موجودہ نقشے پر وہ واحد مملکت ہے جو اسلام کے مقدس نام پر معرض وجود میں آئی اور اس نعرے نے کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ "لا الٰہ اِلّا اللہ" برصغیر کے مسلمانوں کو پاکستان کے لئے ہر قربانی پر آمادہ کیا۔ بھارتی مسلمانوں نے یہ جانتے ہوئے بھی کہ انہیں پاکستان کی فضا میں سانس لینا نصیب نہیں ہوگا یا انہیں پاکستان کے لئے بہت بڑی قربانی دینا ہوگی، گھر بار چھوڑنا ہوگا، زمینوں اور جائداد سے ہاتھ پڑے گا اور اعزہ و اقارب اور جنم بھومی کو تج دینا ہوگا یہ تمام باتیں ذہن میں رکھتے ہوئے صرف اس لئے مسلم لیگ کی حمایت کی کہ پاکستان میں کتاب و سنت کے مطابق قوانین نافذ کئے جائیں گے، اور مسلمان اپنی صوابدید اور اپنی تہذیب و تمدن کے مطابق زندگی بسر کر سکیں گے۔ چنانچہ جب پاکستان بننے کا اعلان ہوا تو چشم فلک نے لاکھوں مسلمانوں کی کس مپرسی کا نظارا کیا، ہزارہا مسلمان خاک و خون کی ہولی کھیلے اور لاتعداد عصمتیں درندہ صفت انسانوں کے ہاتھوں محض اس لئے پامال ہوئیں کہ وہ خدا و رسولؐ کے عطا کردہ پیغام حیات اور دستورِ زندگی کو اس خطۂ ارضی میں سربلند دیکھنے کی تمنائی تھیں۔ پھر چھ ستمبر کو جب بھارتی سامراج نے چوروں کی طرح یلغار کی تو فقط اسلام ہی کا نام آڑے آیا اور اللہ تعالےٰ نے اس ملک کی حفاظت فرمائی۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان بنے کو تقریباً بائیس سال گذر چکے ہیں، کئی حکومتیں گردش ایام کے ساتھ تبدیل ہو چکی ہیں۔ اور تمام کارپردازان مملکت مسلسل یہ یقین دہانیاں کراتے رہے ہیں کہ اس ملک میں کتاب و سنت کے قوانین نافذ کئے جائیں گے۔ مگر ہنوز یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اسلام کے لئے ہر آنے والا دن پہلے سے بدتر ہے تو قطعی بے جا نہ ہوگا۔ فحاشی اور عریانی عام ہے، دینی قدروں کا کوئی احترام نہیں، بیحیائی ثقافت کے نام پر پرورش پا رہی ہے اور دین کے نام پر بے دینی کو رواج دیا جا رہا ہے مگر اسلام اس ملک میں فقط وعدۂ فردا پر جی رہا ہے اور گردش حالات کا تماشائی ہے

خوب غور سے سن لو کہ تقسیم ملک کے وقت پانی کی طرح بہا ہوا خونِ مسلم اور حفاظتِ دین و وطن میں کام آئے ہوئے شہیدوں کی روحیں اس صورتِ حال کی سخت شاکی ہیں اور تمہاری بے وفائیوں پر بے حد مضطرب ہیں۔ کاش آپ ان کی بے قراری کا اندازہ کر سکیں اور ان کی آواز پر کان دھر سکیں۔

اب جب کہ رمضان المبارک کا چاند طلوع ہو چکا ہے

ہم اپنے ملک کے حکام اور عوام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ قرآن کی آواز پر لبیک کہیں، کتاب و سنت کے تقاضوں کو سمجھیں اور شہیدوں کے لہو اور ان پاکیزہ عصمتوں کی خاطر جو راہ حق میں لوٹی گئیں اپنے آپ کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔

ماہ رمضان شعائر اللہ میں سے ہے اس کا احترام ہر مسلمان پر لازم ہے اور اس کی بے حرمتی سے غضب الٰہی جوش میں آ سکتا ہے۔ نیز اس ماہ مبارک کی مناسبت قرآن کریم کے ساتھ بالکل روشن ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام اہلسنت قرآن مجید کے نزول کی سالانہ یادگار مہینہ بھر راتوں کو اپنی مسجدوں میں مناتے ہیں اور تراویح کی رکعتوں میں سارے قرآن کو اپنے حافظے میں تازہ کر لیتے ہیں اس لئے عوام کے ساتھ حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ اس ماہ مبارک میں قرآنی احکام کی ترویج و اشاعت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے اور ملک کے لئے خیر و برکت کا باعث بنے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ روزہ تمام امتِ مسلمہ پر خداوند قدوس کی طرف سے فرض ہے۔ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، فقیر ہو یا وزیر، گدڑی پوش ہو یا صدر مملکت، مرد ہو یا عورت کوئی بھی عاقل و بالغ متنفس اس سے مستثنیٰ نہیں۔ صرف بیماروں اور مسافروں کو البتہ رخصت ہے مگر احترام رمضان کے وہ بھی بہرحال پابند ہیں چنانچہ مسلمان حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ باشندگان ملک سے رمضان المبارک کا احترام قانوناً اور زبردستی کرائے۔

ہمارا حکومتِ پاکستان سے مطالبہ ہے کہ وہ احترام رمضان کے بارے میں محض ضلعی حکام سے اپیل کرا کے عوام کی اشک شوئی نہ کرے بلکہ ایک ایسی جامع اور ملک گیر پالیسی وضع کرے جس سے حکام و عوام سب احترام رمضان

(باقی صفحہ ۵ پر)



یکم رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۲ر نومبر ۱۹۶۸ء

روزہ کا مقصد

یہ ہے کہ

اُمتِ مسلمہ اخلاق اور تقوٰی کے اعلیٰ معیار پر پہنچ جائے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :-
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ○

(پ البقرہ رکوع ۲۳)

ترجمہ : اے ایمان والو ! تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا ہے جس طرح سے پہلی امتوں پر فرض تھا تاکہ تم تقوٰی حاصل کرو۔

برادرانِ اسلام ! تقوٰی درحقیقت دل کی اس کیفیت کو کہتے ہیں جو انسان کو منکرات سے نفرت اور طاعات کی رغبت دلائے ـــــ چنانچہ روزہ ہی نہیں بلکہ تمام عبادات کی اصل یہ ہے کہ انسان میں تقوٰے اور پرہیزگاری پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ کے تقرّب کی نعمت سے بہرہ ور ہو جائے۔

پس عبادات بجا لانے والوں اور روزہ داروں کو ہر گھڑی یہ اسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ ان کے اندر یہ کیفیت پیدا ہوئی ہے یا نہیں ؟

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

راوی ہیں کہ ایک دفعہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا ـــــ "لوگو ! رمضان کا مہینہ آ گیا ، یہ بڑی برکت والا مہینہ ہے ـــــ اللہ تعالےٰ اس مہینے میں اپنے خاص فضل و کرم سے تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے ، اپنی خاص رحمتیں نازل فرماتا ہے ، خطائیں معاف فرماتا ہے ، دعائیں قبول فرماتا ہے اور اس مہینے میں طاعات و حسنات اور عبادات کی طرف تمہاری رغبت اور مسابقت کو دیکھتا ہے اور مسرت و مفاخرت کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھی دکھاتا ہے ـــــ پس اے لوگو ! ان مبارک دنوں میں اللہ پاک کو اپنی نیکیاں ہی دکھاؤ۔ (یعنی عبادات و حسنات کثرت سے کرو) بلاشبہ وہ شخص بڑا بدبخت ہے جو رحمتوں کے اس مہینے میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہے۔ (رواہ الطبرانی)

روزہ کا مقصد

روزہ کا مقصد مذکورہ بالا آیتِ قرآنی میں تقوٰی شعاری اور پرہیزگاری بتایا گیا ہے اور تقوٰی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا یہ ہے کہ انسان کے اندر منکرات سے نفرت اور طاعات کی رغبت پیدا ہو جائے۔ انسان میں ضبطِ نفس اور خشیتِ الٰہی اس درجہ میں پیدا ہو جائے کہ گناہوں سے اُسے خوف اور گھن آنے لگے اور اسے ہر آن یہ محسوس ہونے لگے کہ خدا ہے ، خدا دیکھ رہا ہے ، خدا اس کے ہر حال اور اس کے دل کے ارادہ تک سے واقف ہے اور وہ ہر بات کو سن رہا ہے۔

روزہ بھوکے اور پیاسے رہنے کا نام نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولی اور عملی گناہوں اور مکروہات سے بچنے اور پرہیز کرنے کی تاکید فرماتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا :-

من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ و شرابہ۔

(رواہ البخاری)

جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ اور بیہودہ باتوں اور غلط اور بیہودہ اعمال سے پرہیز نہ کرے تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کچھ پرواہ نہیں۔

ایک اور موقع پر فرمایا :-

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث و فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم۔

جب تم میں سے کسی کے روزہ کا دن ہو تو اسے چاہیئے کہ نہ عورتوں سے میل جول کی باتیں کرے نہ شور و غل مچائے۔ اگر کوئی اُسے گالی بھی دے یا لڑائی کرے (تو خود اس کے مقابلے میں کچھ نہ کرے) کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔

ترکِ رفث میں اقوال و افعالِ شہوانی سے روکنا مراد ہے۔ ترکِ صخب

ہیں ورندوں کی طرح شور و غلُ کرنے اور غصّہ و تیزی سے روکنا مطلوب ہے۔ ترکِ سب میں مطلق اقوالِ قبیحہ سے روک تھام ہے اور ترکِ قتل سے مراد مطلق اقوالِ قبیحہ سے ممانعت ہے۔ پھر جو لوگ روزے کی حالت میں بھی معصیات و خرافات سے پرہیز اور احتیاط نہ کریں ان کے متعلق ارشادِ نبویؐ ہے کہ کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں اور کتنے ہی شب زندہ دار ہیں جن کی راتوں کی نمازوں کا حاصل اور نتیجہ رات کے جاگنے اور نیند خراب کرنے کے سوا کچھ نہیں (رواہ الدارمی)

حاصل یہ نکلا کہ روزہ کا اصلی مقصد یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی، بدی اور گناہ سے بچے اور ریاضت و مجاہدہ سے نفس کو صفائی اور تربیت حاصل ہو۔ اور انسان متقی بن جائے۔ اگر یہ مقصد حاصل نہ ہو تو اس صورت میں محض کھانے پینے سے منہ بند رکھنے کا کوئی نتیجہ نہیں۔ بالفاظِ دیگر روزہ کے ثمرات و اثرات اور برکات اسی وقت حاصل ہوں گی جب کہ روزہ کے ظاہری اور باطنی آداب کا خیال رکھا جائے اور اللہ تعالےٰ کی طرف توجّہ کا پورا لحاظ رہے۔

روزہ کی روح

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تعلیم مذہب کا خاصہ یہ ہے کہ انسان کے اندر تقوےٰ اور اخلاقِ حسنہ پیدا ہوں، صفاتِ حمیدہ سے آراستہ ہو، بداخلاقی سے اُسے نفرت ہو، خواہشاتِ نفسانی پر قابو پائے، ضبطِ نفس اور تحمّل کا خوگر ہو، فتنہ انگیزی سے باز آئے، شرارت نہ کرنے پائے — ان تمام خوبیوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین علاج یہی ہے کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال دیا جائے۔ چنانچہ اس زہر کے نکالنے کا بہترین تریاق روزہ ہے۔ قوتِ حیوانی کی شدّت سے تمام خرابیاں انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ اگر قوتِ حیوانی کو کمزور کر دیا جائے تو بہت سی خرابیوں سے انسان یقیناً رُک جائیگا۔ چنانچہ اسی قاعدے سے اسلامی شریعت میں قوانینِ روزہ کو پرکھا جائے تو یقین ہو جاتا ہے کہ نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے روزے کے ذریعے سے اپنی اُمّت کو اخلاق اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پہنچانے کی سعی فرمائی ہے۔

بقیہ: اداریہ

پر کماحقہٗ مجبور ہو جائیں۔ اس سلسلے میں کم از کم یہ اقدام کیا جا سکتا ہے کہ اوقاتِ روزہ کے دَوران ہوٹلوں میں سرِ عام اور کھلے بندوں کھانے پینے پر قانوناً پابندی لگا دی جائے۔ بسوں، لاریوں، ریل گاڑیوں اور بازاروں میں دن کے وقت سگرٹ نوشی قطعاً ممنوع قرار دی جائے۔ ریڈیو پاکستان مہینہ بھر قرآن خوانی، فضائل رمضان و قرآن پر تقاریر، نعتیہ کلام (جو خلافِ شریعت نہ ہو) خبروں اور علمی نشریات کے لئے وقف رہے۔ بچوں کا پروگرام بھی فضائلِ قرآن و رمضان اور ترغیب صوم و صلوٰۃ کے لئے مخصوص ہو، فحاشی کے اڈے، کلب گھر، ثقافتی شو اور سینما گھر بند کر دئے جائیں اور اس کے علاوہ وہ تمام الّلے تلّلے جو احترامِ رمضان کے منافی ہیں حکماً روک دئے جائیں۔

ہمیں یقین ہے کہ اگر اربابِ اختیار نے اس سلسلے میں کوئی فوری اقدام کیا تو نہ صرف ان کا عوام میں وقار بڑھیگا بلکہ خداوندِ قدوس کی نصرتیں اور رحمتیں بھی انہیں اپنی آغوش میں لے لیں گی۔ اور ملک کی عظمت کو اس سے چار چاند لگیں گے۔

اللہ تعالےٰ حکّام اور عوام سب کو احترامِ رمضان کی توفیق عطا فرمائے۔

حکومت اور محکمہ اوقاف کی توجّہ کیلئے

ہم آئے دن اخبارات میں اس قسم کی خبریں پڑھتے رہتے ہیں کہ محکمہ اوقاف نے فلاں مسجد اور فلاں ادارہ کو اپنی ملکیت میں لے لیا ہے۔ اور اس میں کوئی امتیاز نہیں کہ وہ املاک جن پر اوقاف اپنا قبضہ جما لیتا ہے اہلحدیث کی ہیں، دیوبندیوں کی ہیں یا بریلویوں کی۔ اور بالکل اسی قسم کی خبریں شیعہ املاک کے بارہ میں بھی پڑھنے میں آتی رہتی ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ اوقاف کا یہ اقدام درست ہے یا نادرست یا یہ کہ محکمہ اوقاف کو ایسا کرنا چاہئے یا نہ کرنا چاہئے۔ اس قسم کی خبروں کو دیکھ کر ایک پاکستانی کے دل میں معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس ملک میں صرف شیعہ اور سُنّی ہی رہتے ہیں؟ یا کسی اور مسلک و مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی یہاں بستے ہیں؟ اور اگر وہ رہتے ہیں اور یقیناً رہتے ہیں تو ان کی بھی وقف املاک ہونگی اور ضرور ہیں۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ان کی املاک کا نہ تو محاسبہ کیا جاتا ہے اور نہ ہی انہیں اوقاف اپنی ملکیت میں لیتا ہے؟ کیا اس کا معنی یہ ہے کہ اس اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں اگر قدغنیں اور پابندیاں ہیں تو صرف اسلام کے نام لیواؤں پر اور دیگر سب لوگوں کو کھلی چھٹی ہے۔

اس سلسلہ میں ہم نے "الاعتصام" کے انہی کالموں میں اپنی حکومت کی توجّہ عوام کے اس اضطراب انگیز سوال کی طرف دلائی تھی۔ لیکن ایک مدت گزرنے کے بعد بھی ہنوز یہ سوال جواب سے محروم ہے۔ ہاں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس کے مندرجات پر پریس برانچ کی طرف سے وارننگ ضرور موصول ہوئی تھی۔ لیکن ہم پورے خلوص کے ساتھ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے سوال کا جواب نہیں تھا۔ اور نہ ہی عوام کے دل اس سے مطمئن ہو سکتے ہیں۔ بلکہ اس سے یہ سوال اور الجھ جاتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک ہی ملک میں رہنے والوں پر دو قسم کے قانون لاگو کئے جائیں، کہ مسلمانوں کی وقف املاک تو محکمہ اوقاف اپنے قبضہ میں لے لے لیکن غیر مسلموں اور خصوصاً مرزائیوں کی بے شمار وقف املاک کا باوجود توجہ دلانے کے کوئی نوٹس نہ لیا جائے۔

کیا پاکستان کے ۹ کروڑ مسلمان یہ پوچھنے کا حق نہیں رکھتے کہ مرزائیوں کے دونوں گروہوں لاہوری اور قادیانیوں

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مجلسِ ذکر ۲۹ رشعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۲۱ر نومبر ۱۹۶۸ء

رمضان المبارک کے لمحے لمحے کی قدر پہچانئے

از: حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم ——— مرتبہ: محمد عثمان غنی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ: امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم:-
بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم:-

محترم حضرات و واجب الاحترام خواتین!

تلافیٔ مافات کرنے کا بہترین موقع

شعبان کا مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ اِس کے بعد رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اُس ماہِ مقدس کی چار جمعراتیں تراویح کی وجہ سے مجلس ذکر منعقد نہیں ہوا کرتی۔ وُہ مقدس مہینہ ایسا ہے کہ جو ہمارا پورا سال غفلت میں گذرا ہے اُس کے اندر اس سب کی تلافی کرنے کا احساس پیدا کرنا چاہئے۔ جتنی خدا کی نافرمانی، شخصی، انفرادی یا اجتماعی ہوئی ہے۔ اس سب کے دھونے کا، اس سب سے نجات پانے کا اور انفرادی و اجتماعی کوتاہیوں کے سدِباب کا، اپنے ذاتی محاسبہ نفس اور قومی و ملّی پیمانے پہ اجتماعی محاسبے کا زمانہ آیا چاہتا ہے۔ اُس میں جو غفلت کرے گا، یا جو قوم اور گروہ غفلت میں مبتلا ہوگا اس کی تلافی قیامت تک بھی ناممکنات میں سے ہے۔ کیونکہ ہر روز کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۚ (الرحمٰن آیت ۲۹) کسی کو علم نہیں کہ کب ہمیں موت آتی ہے۔ کب ہمیں قومی پیمانے پہ خدا کی نافرمانی کی سزا ملتی ہے اور کب ہمیں انعام و اکرام سے نوازا جاتا ہے، کوئی انسان نہیں جانتا، اللہ تعالےٰ بہتر جانتے ہیں۔ تِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ (پ ۴ س آل عمران ع ۱۴- آیت ۱۴۰) آج صحت ہے، کل صحت رہتی ہے یا نہیں، آج آپ کے عقیدے درست ہیں، کل خدا معلوم پردہ غائب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ آج آپ کھلے بندوں پھرتے ہیں، کل آپ پر خدا معلوم کیا قدغن لگتی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے، کسی کو کوئی پتہ نہیں۔ گذشتہ سال کتنے ہی تھے جو آج نہیں۔ کتنے ہیں جو ہم آپ بیٹھے ہیں اور آئندہ سال کتنوں کا نام ونشان نہیں ہوگا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے ہر نماز آخری جان کے پڑھو، کوئی کسی کو نہیں پتہ کہ کب قیامت آ جائے اور کب میری آپ کی موت (قیامتِ صغریٰ) آتی ہے۔ ہماری تو وہی قیامت ہے۔ جس طرح انسان کا جسم اور کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں، میل کچیل لگ جاتی ہے تو صابن سے، پانی سے دھو کر کے صاف کرتے ہیں۔ تو وہ جسم پر میل کچیل نہیں رہتی۔ ایسے ہی اگر گناہ انسان کے دامن پر لگ جائیں تو ان کو صاف کرنے اور دھونے کے لئے نماز پڑھتا ہے، ذکر اذکار کرتا ہے، خدا کی یاد کرتا ہے، تاکہ اُس میل کچیل سے نجات ہو جائے۔ رمضان تلافیٔ مافات کرنے کا بہترین موقع ہے۔ لیکن کوئی پتہ ہے کہ آپ کو آئندہ سال نصیب ہو؟

موت کا کوئی پتہ نہیں کب آجائے

میرے ایک ماموں زاد بھائی تھے۔ فوج میں کرنل تھے۔ (عبدالحی لقمان مرحوم) گذشتہ دنوں جہلم میں ان کا وصال ہوا ہے۔ پچھلے سال مَیں بیمار ہو گیا۔ شدید بخار میں مبتلا ہو گیا۔ جب ایسی کیفیت ہو تو میری طبیعت یکسوئی اور تنہائی چاہتی ہے۔ طبیعتیں اللہ نے الگ الگ بنائی ہیں۔ بعض لوگ ایسے وقتوں میں کثرت سے اپنے احباب اور اعزّہ کے پاس رہنا پسند کرتے ہیں اور مجھے وحشت ہوتی ہے۔ قدرتی بات ہے۔ اللہ نے الگ الگ مزاج بنائے ہیں۔

ع - خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

تو تنہائی میسّر کہیں آ جاتے۔ طبیعت کا خاصا ہے کہ تکلیف میں اللہ کے ساتھ ہی لَو لگانا پسند ہے، خیر، وہ بیچارے آتے، انہیں پتہ چلا کہ طبیعت ناساز ہے، ڈھونڈتے پھرتے رہے۔ پتہ چلا کہ مدرسے کے کمرے میں ہیں، قدرت خدا کی پنکھا چل رہا تھا، بتی جل رہی تھی۔ ہُوا یہ کہ جب مَیں وہاں تھا تو بتی چلی گئی۔ اور باہر جاتے وقت سوِئچ بند کرنے کا خیال نہ رہا۔ واپسی میں مجھے دیر ہو گئی۔ بعد میں کہیں بجلی کی رَو آ گئی۔ اور وہ غریب یہ سمجھتے رہے کہ مَیں کمرے میں ہوں۔ مَیں ہوٹا لگا کر نکل گیا ہُوا تھا——— انہیں یہ شک ہُوا کہ کہیں اندر بیہوش ہو گئے ہوں یا خدانخواستہ کوئی اور حادثہ پیش آ گیا ہو، انسان ہے، آخر سو باتیں دماغ میں آتی ہیں۔ انہوں نے تعلق خاطر کی بناء پر آوازیں دیں، جب نہیں جواب آیا تو دروازہ ہی توڑ دیا۔ مَیں اندر ہوتا تو جواب آتا۔ جب اندر دیکھ لیا کہ پنکھا چل رہا ہے، بتی جل رہی ہے اور مَیں کوئی نہیں ہوں تو بیچارے اور بھی متفکر ہوئے۔ اس سال اللہ کی قدرت نہ بیمار، نہ کوئی کسی قسم کا عارضہ نہ خیال، نہ وہم۔ آٹھ دن پہلے مغفور مرحوم اپنی چھوٹی بہن کی شادی کے سلسلے میں یہاں آئے۔ اور ہمیں مل گئے۔ انہی دنوں میں میری بچی عاصمہ پیدا ہوئی اس کے کان میں اذان اور تکبیر بھی کرنل صاحب موصوف (جو بچی کے ماموں ہوتے ہیں) نے خود دی۔ مَیں بعد میں پہنچا، وہ پہلے پہنچے۔ اُن کی جہلم سے سرگودھا پوسٹنگ ہوئی ابھی جانے کے لئے غریب سامان باندھ رہے تھے، رات تین بجے کے قریب دل کو کچھ تکلیف محسوس ہوئی۔ یہ انہیں پہلا ہارٹ اٹیک (ATTACK) ہُوا تھا

انہوں نے اپنے سی۔ایم۔ایچ کے ڈاکٹر کو رنگ کیا۔ وہ بیچارا ایمبولینس لے کے آیا۔ اس میں بیٹھنے کے لئے تیار نہ ہوئے۔ کہنے لگے کہ میں اپنی کار چلا کے ہسپتال جا سکتا ہوں۔ کوئی اتنا زیادہ میں بیمار نہیں ہوں۔ خیر، ڈاکٹر نے کہا "اچھی بات" اس نے کہا "کار چلانا مناسب نہیں، دل پر حملہ ہے"۔ کہنے لگے، نہیں، کوئی بات نہیں ہے"۔ ڈاکٹر سے کہا" اچھا آپ میری کار ڈرائیو کر لیں"۔ اس نے کہا" مجھے تو ڈرائیونگ آتی نہیں ہے"۔ کہنے لگے "اچھا، پھر میں خود ہی ڈرائیو کرتا ہوں"۔ چنانچہ وہ ہسپتال جا کے ٹیکہ لگا کے چلے گئے۔ اللہ کی قدرت سوسائٹی کی سب سے بُری چیز جو مجھے لگتی ہے وہ حقہ اور سگریٹ نوشی ہے۔ قوم کی قوم اس روگ میں مبتلا ہے۔ اور اربوں روپیہ کے سگریٹ سالانہ پھونک ڈالتے ہیں۔ نہ یہ دوا کے نہ غذا کے مصرف ہیں۔ بس ایک شغل ہے۔ اور پانچ پانچ، چھ چھ روپے کے اعلیٰ کوالٹی کے سگریٹ پھونک ڈالنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسلام کے وہ نام نہاد مجتہد جنہیں قربانی جیسی عظیم و جلیل عبادت میں تو تضیع جان و مال دکھائی دیتا ہے لیکن سینما بینی اور سگریٹ نوشی میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ جس میں مسلمان قربانی سے کہیں زیادہ دولت پھونک دیتے ہیں جو صراحتاً اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ کی زد میں آتی ہے — خیر، خدا ہدایت دے۔ اُن مرحوم کو بھی سگریٹ کی عادت تھی۔ ڈاکٹر نے منع کیا کہ دل کے مریض کو سگریٹ نہ پینا چاہئے اس اثنا میں گھر والوں کو فون کیا کہ پریشان نہ ہونا ابھی آ رہا ہوں، فجر کی نماز سے پہلے — ڈاکٹر نے کہا کہ میں ابھی دوسرا انجکشن لگانے کے لئے آتا ہوں۔ اُس کے آنے میں ابھی دو چار منٹ باقی تھے کہ ہارٹ فیل ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

اچانک موت کا ایک اور واقعہ

ہمارے محلے میں حافظ اسمٰعیل صاحب تھے، ہمارے ہاں کے پڑھے ہوئے، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کہیں جیل میں بھی رہے، اُن کی بڑی خدمت وغیرہ کی بہرحال وہ اچھے آدمی تھے یا بُرے، اللہ جانے۔ لیکن وہ سحری کو اٹھے، منشی سلطان احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اُن کو کھانستے ہوئے محسوس کیا اور تھوڑی دیر کے بعد تکلیف ہوئی، ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر بعد میں آیا اس سے پہلے ہی ہارٹ فیل ہو گیا۔ بالکل صحتمند بھلے چنگے تھے — تو اسی لئے میں اکثر کہا کرتا ہوں۔ کہ ؏

سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

لوگوں سے سنتے تھے پہلے موت کا بہانہ بنتا تھا، اب بہانہ بھی نہیں بنتا۔

شعبان، رمضان اور شوال کی عظمت

شعبان، رمضان، شوال، یہ تین مہینے خدا کی عبادت کے ہیں، رحمت کے ہیں، ہدایت کے ہیں اور گذشتہ کوتاہیوں اور کمی بیشی دور کرنے کے ہیں۔ رمضان سے پہلے آپ سے کھانے پینے کی بے اعتدالی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کمی بیشی ہو سکتی ہے، لیکن یہ مہینے واقعی ایسے ہے کہ ہر نفلی عبادت فرض کے برابر ہو جاتی ہے اور فرض کا درجہ ستر گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ اگر حج اور عمرے کی توفیق ہو جائے تو اس طرح گناہوں سے اللہ تعالیٰ صاف پاک کر دیتے ہیں جیسے کہ انسان ابھی ماں کے پیٹ سے جنم لے کے آیا ہے اسی لئے ہزاروں مسلمان فرضی حج کے لئے اور ہزاروں نفلی حج کے لئے جائیں گے لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کئی ایسے ہیں بیچارے جانے کے لئے پوری کوششیں کر کے کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن جانا نصیب نہیں ہوتا۔

تدبیر کند بندہ تقدیر بود خندہ

میرے ایک ماموں جو محترم حافظ حمید اللہ صاحب کے خسر تھے، اللہ کی قدرت، اپنے لئے، اپنی بیوی اور بچے کے لئے اعلیٰ درجہ کا ٹکٹ لیا — ریٹائرڈ پولیس افسر تھے، اللہ کی قدرت سارے اہتمام اور انتظامات ہو گئے مگر اللہ نے پہلے اس کو مہلت نہ دی اور اپنے پاس بلا لیا، بیوی ان کی عدت کی وجہ سے نہ جا سکی، صرف بیٹا جا سکا۔ اُس کا نام فیاض ہے — تو دیکھئے ان بیچاروں نے تینوں کا اہتمام کیا لیکن انہیں کیا پتہ تھا کہ دونوں کو نصیب نہ ہوگا۔ صرف بیٹے کو نصیب ہوگا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کل پردہ غائب سے کیا ظہور پذیر ہونے والا ہے۔

پتہ نہیں پھر رمضان نصیب ہو کہ نہ ہو!

سو اس لئے موت وحیات کا کوئی وقت نہیں۔ ایک ایک لمحہ میرے اور آپ کے لئے غنیمت ہے — میں عرض کر رہا تھا کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ کرنل عبدالحی لقمان مرحوم بیچاروں کو میری موت کا خطرہ ہوا۔ میری تکلیف اور بیماری کی وجہ سے پریشان ہو گئے میں اب تک زندہ ہوں اور وہ خدا کے ہاں بھی پہنچ گئے۔ اور میں واقعی بیمار تھا۔ اس کے بعد بھی میری صحت نسبتاً کمزور ہی رہی لیکن وہ بھلے چنگے، تندرست، توانا، مجھ سے ایک سال چھوٹی عمر، ایک بال سفید نہیں، میرے سارے بال پک پکا گئے۔ کوئی بھی آثار نہ تھے ان کی موت کے لیکن اللہ بہتر جانتا تھا، ان کو کیا پتہ تھا کہ ایک سال پہلے میری موت سے وہ ڈر رہے ہیں اور آئندہ سال آنے سے پہلے وہ خدا کے ہاں پہنچ جائیں گے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ کسی کو پتہ سے نہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موت و حیات کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ دوسروں کا کیا، مجھے اپنا ہی پتہ نہیں جو سانس اندر گیا وہ لوٹ کر بھی آتا ہے کہ نہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ تم یہ پوچھتے ہو، مجھے اپنے اس سانس کی خبر نہیں کہ جو گیا ہے لوٹ کے بھی آتا ہے کہ نہیں۔ یعنی اس سے اندازہ لگائیے کہ ہماری حقیقت ہی کیا ہے۔ یہ مہینہ بالخصوص رحمت کا مہینہ ہے، خدا معلوم پھر نصیب ہو کہ نہ ہو۔ اس لئے خوب دل لگا کر اس میں عبادت کیجئے — اگر نفلی روزے اللہ تعالیٰ رکھنے کی توفیق دیں تو فرضی روزوں میں اخلاص اور خوبی پیدا ہو جائے گی۔ مثلاً آپ خود خیال کیجئے کہ رمضان کے زمانے میں انسان روزہ رکھتا ہے اور بھول چوک سے شروع میں کچھ کھا پی لیتا ہے۔ پتہ نہیں چلتا۔

اور بعد میں احساس ہوتا ہے۔ لیکن شعبان میں اگر آپ روزے رکھ لیں تو رمضان میں روزے باحتیاط رکھنے جائیں گے۔ ایسے ہی جیسے کہ رمضان کے بعد بعض وقت کھانے پینے کے لئے ہاتھ ڈالتے ہیں تو طبیعت میں جھجک پیدا ہوتی ہے کہ کہیں روزہ تو نہیں؟ ٹھٹھکتا ہے انسان پانی پیتے ہوئے کیوں؟ عادت پڑ گئی ہے روزے کی۔ اور رمضان کے شروع میں عادت نہیں ہوتی۔

روزے میں بھول چوک معاف ہے

مولوی صابر صاحب جو حضرتؒ کے خادم ہیں، ان کا واقعہ منشی محمود صاحب اکثر بیان کرتے رہتے ہیں۔ جمعہ پڑھانے کے لئے گئے، روزے کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔ جمعہ کا دن۔ کسی کو کہا کہ پانی کا گلاس بھر کے لاؤ۔ وہ پانی کا گلاس لے آیا۔ پانی اپنے پاس رکھ لیا، روزہ کے فضائل بیان کر رہے ہیں اور بالکل بھول گئے کہ روزہ میرا بھی ہے۔ پانی پیتے جاتے ہیں، اور روزے کی فضیلتیں بیان کرتے جاتے ہیں۔ بعد میں لوگوں نے پوچھا۔ "مولوی صاحب! آپ نے روزہ نہیں رکھا؟" کہنے لگے "رکھا ہوا ہے"۔ لوگوں نے کہا "آپ پانی پیتے رہے ہیں"۔ کہنے لگے "اوہو، شاید اللہ نے یہ مسئلہ ہی بیان کروانا تھا کہ بھول چوک سے کھا پی لو تو معاف ہے" ___ لوگ حیران سارے بیٹھے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ کہ یہ لوگوں سے تو روزے کے فضائل بیان کر رہے ہیں اور خود پانی غٹ غٹ پیتے جا رہے ہیں، منبر پہ بیٹھ کے پانی پی رہے ہیں ___ تو انسان اس طرح بھولتا ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا جلد باز فطرت پیدا کیا ہے ___ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا۔ انسان کو کمزور ترین فطرت پہ پیدا کیا گیا ہے۔ ادھر لوگوں کو روزے کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔ ادھر بے چارے خود پانی کا گلاس پی رہے ہیں ___ تو یعنی بھول کے پی گئے، جان بوجھ کے کون پی سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اتنی دیدہ دلیری سے کون مخالفت کر سکتا ہے؟

نفلی روزوں کی فضیلت

سو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اپنے اکابر اور بزرگوں کو جس طرح روزہ رکھتے، حج کرتے، زکوٰۃ دیتے ہوئے، جہاد کرتے ہوئے، دوست اور دشمن سے تعلق اختیار کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمیں اپنانے کے لئے یہ مواقع میسّر ہیں۔ ان مواقع میں شعبان، رمضان اور شوال کے ابتدائی چھ روزے ہیں جو سال بھر روزے کے مترادف ہیں، اور شعبان کی عبادت گذشتہ سال کی کمیوں کو دُور کرنے کے مترادف ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا پسند کیا ہے کہ جس طرح کہ ہم نفلی روزے رکھتے اور نفلی نمازیں پڑھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں نفل پڑھتے ہیں، کاش کہ روزے بھی رکھنے کی اتباع ہو۔ ہزاروں فوائد ہیں روزے کے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں کہ اگر پتہ چل جائے لوگوں کو روزے کے اجر و ثواب کا تو پھر لوگ کہیں کہ سارا سال روزے کیوں نہ ہوں ___ لیکن سارا سال روزے رکھنے سے وہ لطف پیدا نہ ہوتا وہ کیفیت پیدا نہ ہوتی جو ایک رمضان میں ہوتی ہے ___ لیکن یہ رمضان کے روزے سردیوں میں جو آرہے ہیں، یہ تو بالکل بے مشقّت اور مفت کا اجر ہے ___ اس میں جو کوتاہی کرے اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہے؟ لیکن روزہ صرف ظاہری بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ روزہ ایک مستقل عبادت کا نام ہے۔ آنکھ کا روزہ، زبان کا روزہ، کان کا روزہ، دل دماغ کا روزہ، ہاتھ کا روزہ، پاؤں کا روزہ، ہر عضو کا روزہ ہو تو پھر صحیح نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

نیکی کے کام

نیکی کی تعمیر ہوگی تو آپ کے لئے اجر و ثواب ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی اولاد کے لئے، اپنے اہل و عیال کے لئے، اپنے زمانے کے نیکوکار لوگوں کے لئے کوئی مسجد بناتے ہیں، مدرسہ بناتے ہیں، کوئی نیکی اور بھلائی کا کام کر جاتے ہیں، نیکی کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ آپ کی اولاد نہیں، آپ اوروں کی ہدایت کا ذریعہ اور باعث بنتے ہیں۔ یعنی کہ مسجد میں، مدرسے میں، کسی اور طریقے پر خرچ کر کے نیکی کماتے ہیں تو جب تک وہ دنیا میں دین پھیلائیں گے، عمل کریں گے، آپ کو اجر ملتا رہے گا۔ آپ نہیں بھی ہوں گے تب بھی۔ بلکہ جو دین پڑھتے ہیں ان کے لئے تو حشرات الارض اور مچھلیاں پانی میں اُن کے لئے دعائیں کرتی ہیں، فرشتے ان کے پاؤں کے نیچے پَر بچھاتے ہیں۔ بتایئے ان کی اعانت اور خدمت کتنا بڑا نیکی کا کام ہے؟ یعنی کسی کو کپڑے دے دیں، کسی کو کتاب خرید کے دے دیں، کسی کو قرآن خرید کے دے دیں، کسی دین پڑھنے والے کی کوئی ضرورت پوری کر دیں، بیمار ہے تو دوائی کا اہتمام کر دیں، اور نہیں تو کسی کو کتابیں ہی لے کر دے دیں جب تک کتابیں پڑھی جائیں گی، آپ کو اجر ملے گا ___ جب تک یہ دنیا میں دین پھیلاتا رہیگا آپ کو بھی اجر ملتا رہے گا۔

خوش نصیب لوگ

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ڈاکٹر عبدالرشید صاحب اور ڈاکٹر چوہدری انور صاحب آتے تھے۔ حضرتؒ نہیں چاہتے تھے وہ اس قدر تکلیف کریں اور ان کی خدمت کریں۔ ڈاکٹری دوائیاں ان کو زیادہ پسند نہیں تھیں لیکن وہ آتے، ان کے پاس یہی فن تھا، طبیب نہیں تھے۔ حضرتؒ منع بھی کرتے، وہ پھر بھی آتے لیکن جب آ کے چلے جاتے تو حضرتؒ دعا کرتے کہ یا اللہ! ان کی آمد و رفت اور میری صحت میں جتنا حصّہ ہے ان کی خدمت کا اور جتنی خدمت میں دین کی کروں گا، میری دینی تبلیغ میں ان کا حصّہ بھی ہو جائے گا، پھر جو مجھے اجر و ثواب ملے گا، اس اجر و ثواب میں یہ برابر کے شریک ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب کو اللہ نے پورا عالم دین بنا دیا۔ کتابیں پڑھتے پڑھتے اتنی بڑی ڈاڑھی رکھ لی (حضرتؒ کے زمانے میں ڈاڑھی نہیں تھی) حج کی توفیق ہوگئی۔ چہرہ مہرہ دیکھیں تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ ڈاکٹر ہیں ___ ڈاکٹر انور چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح نوازا کہ پڑھتے پڑھتے قرآن

(باقی ص۱۲ پر)

سراج الدین بی اے سکھر

رمضان المبارک کی فضیلت احادیث کی روشنی میں

۱- روزہ کا مفہوم

ارکان اسلام میں تیسرا بڑا رکن روزہ ہے - ہر بالغ اور تندرست مسلمان پر روزہ فرض ہے - روزہ سے مراد یہ ہے - کہ انسان صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے - لغویات اور مباشرت سے باز رہے - روزہ کے آغاز سے قبل یعنی صبح صادق سے قبل سحری کھانا سنت تاکیدی قرار دیا گیا ہے اور احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے -

۲- مذاہب عالم اور روزہ

حضرت آدم علیہ السلام سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی ملت اور قوم ایسی نہیں گزری جس کے مذہب میں روزہ نہ ہو یا فاقہ کشی سے تزکیہ نفس کی کوشش نہ کی گئی ہو - حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں ہر ماہ کی تیرہ - چودہ - پندرہ تاریخوں کے روزے تھے - یہودیوں کے یہاں محرم کی دس تاریخ اور رجب کے مہینہ میں چند ایام کے روزے فرض تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مذہب میں بھی ماہ رمضان میں روزے فرض تھے - لیکن چونکہ قمری مہینوں میں موسم کی تبدیلی ہوتی رہتی ہے - عیسائیوں پر یہ بہت شاق گزرے اور زعمائے ملت نے مل کر ان روزوں کو موسم بہار میں تبدیل کر لیا - لیکن خدائی احکام بدل نہیں سکتے اور انسانی فطرت ان میں ترمیم و تنسیخ نہیں کر سکتی - تبدیل زمانی کی وجہ سے عیسائیوں پر عتاب ہوا اور بجائے ایک ماہ کے چالیس دن کے روزے بطور سزا مقرر کئے گئے اس کے بعد عیسائیوں نے ایک رحمدل انسان کو بیماری سے نجات دلانے کے لئے ایک ہفتہ روزہ رکھنے کی منت مانی - قدرتی طور پر وہ صحت یاب ہوا - اس طرح ان پر تقریباً چھ ہفتوں کے روزے فرض ہو گئے ہندوؤں اور پارسیوں کے یہاں بھی روزہ کو بہترین عبادت تسلیم کیا گیا ہے

۳- رمضان المبارک کی تاریخی اہمیت

رمضان المبارک اللہ کا مہینہ ہے - اور اس کی رحمتیں اس مہینہ میں عام ہوتی ہیں - تاریخی لحاظ سے بھی اس کو بہت اہمیت حاصل ہے - کیونکہ تاریخ اسلام کا ایک سنہری باب اسی ماہ میں مرتب ہوا قرآن مجید کا نزول اسی ماہ میں ہوا - جو پوری تاریک دنیا کے لئے ایک روشن دستور لے کر جلوہ گر ہوا اور رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لئے واضح تعلیمات پیش کیں -

اسی ماہ مبارک کی سترہ تاریخ کو غلبہ حق کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر سرکردگی حق و باطل کا سب سے پہلا معرکہ ہوا - جسے جنگ بدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے -

رمضان کی ستائیس تاریخ کو مسلمانوں کو مکمل فتح نصیب ہوئی یعنی مکہ مکرمہ جہاں سے ان کو نہایت بے دردی سے نکالا گیا تھا - پھر مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اسلام پوری طرح غالب آ گیا -

۴- حقیقت روزہ

روزہ کی حقیقت قرآن کریم نے چند الفاظ میں بیان کر دی ہے - کہ روزہ اس لئے فرض کیا گیا ہے - تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ -

جب کوئی شخص ان چیزوں سے باز رہتا ہے - جو اس کے قبضہ میں ہیں - تو وہ کس طرح ان چیزوں کو استعمال کرے گا - جو نہ تو اس کی ملکیت ہیں - اور نہ ہی اس کے قبضہ میں ہیں - روزہ اس بات کا درس ہے - کہ تم کو صرف اپنا حلال مال کھانا ہے - دوسروں کا مال حرام ہے - تو اس سے پوری طرح بچنے کے لئے تم کو ذرائع اختیار کرنا ہیں روزہ میں یہ مکمل ٹریننگ ہے - کوئی شخص گناہوں کے قریب نہ جانے پائے - اگر کوئی شخص روزہ کے عالم میں اپنی قوت شہوانی کو اس قدر دبا لیتا ہے کہ وہ خدا کے خوف کی وجہ سے اپنے حرم سے بھی مباشرت نہیں کر سکتا خدا کا حکم اس کو باز رکھتا ہے - تو ایسا شخص زنا کا کیسے مرتکب ہو سکتا ہے اور حلال مال اپنا کمایا ہوا مال خرچ نہیں کرتا - تو ایسا شخص کس طرح وہ مال کھائے گا جو اس کے ربّ نے اس پر حرام قرار دیا ہے -

جس طرح نماز تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد مسلمان کو یاد دلاتی ہے - کہ دنیا میں اس کی زندگی پابندی کی زندگی ہے نماز کا عمل روزانہ پانچ بار ہے - اور روزہ سال بھر میں ایک ماہ یا تقریباً سات سو بیس گھنٹے کی پیہم پریکٹس ہے - تاکہ اس کا اثر پورے سال پر محیط ہو -

روزہ خدا کے اس امر کی اطاعت ہے - اور اس کا مقصد یہ ہے - کہ اسے اس کی اطلاعات کی مکمل تربیت دی جائے تاکہ اس کے پایۂ استقلال میں کبھی لغزش نہ آنے پائے - روزہ اخلاقیات کا مکمل درس ہے - اس لئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - جس نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا - تو خدا کو اس کی حاجت نہیں ہے - کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے - اور اسی طرح ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا - کہ کتنے ہی روزہ دار ایسے ہیں کہ روزے سے بھوک پیاس کے سوا ان کے پلے کچھ نہیں پڑتا - اور کتنے ہی راتوں کو قیام کرنے والے ایسے ہیں - کہ ان کو رات جاگنے کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اگر روزہ کو صحیح طریقہ سے ادا کیا جائے - تو انسان جھوٹ بولنے کے علاوہ اور بھی کئی برائیوں سے نجات حاصل کرے گا -

روزہ کا مقصد انسان میں تقویٰ پیدا کرنا ہے - اور جب کہ وہ خواہشات نفس اور وساوس کے ایک عظیم طوفان سے ہمکنار ہے - ایسے موقعہ پر روزہ اس کو اس بات کی تربیت دیتا ہے - کہ وہ ایسے پر خطر مقام سے اپنا دامن بچا کر گزر سکے جیسا کہ تقویٰ کے بارے میں روایت مشہور ہے - کہ حضرت ابی ابن کعبؓ سے حضرت عمر فاروقؓ نے سوال کیا کہ تقویٰ کیا ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا - کہ اے امیر المومنین آپ کو کبھی ایسے راستہ سے گزرنے کا اتفاق ہوا - جس کے دونوں

طرف نماز دار جھاڑیاں ہوں۔ عمر فاروقؓ نے جواب دیا بہت مرتبہ، تو انہوں نے پوچھا کہ ایسے موقعہ پر کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ جواب میں فرمایا کہ میں اپنا دامن سمیٹ لیتا ہوں اور بچا ہوا چلتا ہوں۔ کہ دامن کانٹوں میں نہ الجھ جائے۔ ابی بن کعبؓ نے فرمایا اسی کا نام تقوٰی ہے۔

روزہ صبر، استقامت، تحمّل و برداشت کا سبق سکھاتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائشیں ہوں۔ تو ان میں وہ کامیاب و کامران ہو۔ اور کبھی اس کے پایۂ استقلال میں لغزش نہ آنے پائے

روزہ ضبط نفس کی مکمل ٹریننگ ہے اس میں تین بڑی خواہشات پر قابو پانے کی تربیت ہوتی ہے۔ ایک تو کھانے کی خواہش کہ رنگا رنگ کھانے اور مشروبات اس کے پاس موجود ہوں۔ پھر بھی وہ استعمال نہیں کرتا

دوسری شہوت ہے۔ کہ حلال مباشرت کو بھی روزہ کے عالم میں خدا کے حکم سے جائز خیال نہیں کرتا۔ اور تیسری آرام کرنے کی خواہش ہے۔ کہ وہ راتوں کو دن بھر کا تھکا ماندہ صرف اس لئے اپنے بستر پر دراز نہیں ہوتا۔ کہ اس کا ربّ اس سے راضی ہو جائے اور اس طرح جفاکشی کرکے اپنے من کو مارتا ہے۔

روزے سے مساوات انسانی کا حصول نوع انسانی سے سچی اور عملی ہمدردی فقراء و مساکین کی امداد کا درس ملتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر مسلمان خصوصاً دولت مند طبقہ رمضان میں معمول سے کہیں زیادہ فقراء و مساکین کی امداد کرتا ہے۔ اور غریبوں کی سحری و افطاری کا بقدر امکان انتظام کرتا ہے۔

۵۔ فلسفہ روزہ روزہ تعلق باللہ کی مضبوطی میں عشق کی کیفیت کا اظہار ہے۔ جس کو پا لینے کے بعد محب و محبوب میں پردے حائل نہیں رہتے۔ روزہ دار محبوب حقیقی کی رضاجوئی اور خوشنودی کی تلاش میں ہر خواہش و رغبت والی چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ یہ چاہتے ہیں۔ کہ بھوک و پیاس کی شدت سے تمہارے ہونٹوں پر خشکی اور قوت شہوانی میں اعتدال پیدا ہو تاکہ تمہاری روح میں نور عرفان چمک اٹھے۔

۶۔ احکام روزہ

۱۔ اگر کوئی شخص بلا عذر شرعی ایک روزہ بھی ترک کردے تو عمر بھر کے روزے اس کی تلافی نہیں کر سکتے۔

۲۔ اگر کوئی شخص قصداً یا جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس پر قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

۳۔ مسافر روزہ مؤخر کرکے بعد میں قضا کر سکتا ہے۔ لیکن اگر سفر میں رکھ لے تو بہتر ہے

۴۔ بیمار جو روزہ نہ رکھ سکے یا بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ صحت یاب ہونے پر قضا کرے۔

۵۔ عورتیں حیض و نفاس کی حالت میں روزہ نہ رکھیں بعد میں قضا کرلیں۔

۶۔ حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی یا بچے کی جان کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھے اور قضا کرے۔

۷۔ ایسا بوڑھا آدمی یا عورت جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور آئندہ طاقت کی امید نہ ہو۔ تو وہ ایک روزہ کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت کھانا کھلا دیا کرے۔

۸۔ بھول چوک کر کوئی کام ایسا کرنا جسے جان بوجھ کر کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۹۔ بے احتیاطی سے اگر حلق میں پانی اتر جائے۔ یا نمک چکھتے ہوئے گلے میں اتر جائے۔ یا کوئی چیز بے اختیار اندر چلی جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اس کی صرف قضا لازم ہے کفّارہ واجب نہیں۔

۱۰۔ تیل عطر استعمال کرنے سرمہ لگانے، مسواک کرنے۔ پھول سونگھنے۔ کوئی چیز چکھ کر تھوک دینے سے یا منہ بھر قے کے کم ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۷۔ روزہ کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات

۱۔ سلمان فارسیؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر شعبان میں یہ خطبہ پڑھا۔ اے لوگو! تحقیق تم پر ایک مہینہ آ رہا ہے۔ جو بڑی برکتوں والا ہے۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے دنوں کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کی راتوں کے قیام کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس ماہ میں نفل نماز کا ثواب فرض کے برابر ہے۔ اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ مہینہ آپس میں سلوک کرنے کا ہے۔ اور اس ماہ میں آدمی کی روزی میں فراخی ہوتی ہے۔ جو اس ماہ میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی اتنی طاقت نہ رکھے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرا سکے (تو اس کے لئے کیا اجر ہے؟) آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ ثواب تو اس کو مرحمت بھی فرما دیتے ہیں۔ جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ پلا دے یا ایک گھونٹ پانی یا کھجور سے افطار کرائے۔ جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت میرے حوض سے شربت پلائے گا جس کے پینے کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اس مہینہ کے شروع میں رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس کے درمیان میں مغفرت ہوتی ہے۔ اور آخر میں آگ سے آزادی ہوتی ہے۔ اور جو کوئی اس مہینہ میں اپنے غلام سے بوجھ ہلکا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخشش دیتا ہے۔ اور اس کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے (المشکوٰۃ)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر برکتوں والا مہینہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا روزہ تم پر فرض کیا ہے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان مردود کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم رہا۔ وہ سب چیزوں سے محروم رہا۔ (المشکوٰۃ)

۳۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی قیام کرے رمضان کی راتوں میں تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

محاسبۂ اعمال

محمد شفیع عمرالدین (میرپور خاص)

ے ازگفتن وشنیدن و ازکردہ ہائے بد
درموقفِ محاسبہ یک یک عیاں شود (سعدیؒ)

دنیا میں رہ کر بندے نے جو کچھ کہا، جو کچھ سنا اور جو نیکیاں اور بدیاں کیں وہ حساب و کتاب کے دن ایک ایک کرکے عیاں ہوں گی۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝ (الکہف ـ آیت ۴۹)

ترجمہ۔ اور اعمالنامہ رکھ دیا جائیگا۔ اور پھر تو مجرموں کو دیکھے گا ـ اس چیز سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہے ـ اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کیسا اعمالنامہ ہے کہ اس نے کوئی چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے ـ اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو موجود پائیں گے ـ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا

اعمال کا وزن کیا جانا

میزانِ عدل نصب کنند از برائے خلق
یک سر سُبک برآید ویک سر گراں شود (سعدیؒ)

قیامت کے دن اعمال کا وزن کیا جائیگا

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۸ - ۹)

ترجمہ ـ اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے ـ اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا ـ اس لئے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ـ

نیز اُس دن :ـ

فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ (شوریٰ آیت ۷)

ترجمہ ـ ایک جماعت جنت میں اور ایک جماعت جہنم میں ہوگی ـ

بے ایمان لوگ جہنم میں جائیں گے :ـ

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ (الفتح آیت ـ ۱۳)

ترجمہ ـ اور جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان نہیں لاتے سو ہم نے ایسے کافروں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ـ باعمل ایمان دار جنت میں جائیں گے ـ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (لقمن آیت ۸ - ۹)

ترجمہ ـ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے نعمت کے باغ ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہو چکا اور وہ زبردست حکمت والا ہے ـ

اُس دن ہر شخص کو اپنی فکر ہوگی ـ وہ خویش و اقارب سے بے تعلق ہو جائیگا

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ (المؤمنون آیت ۱۰۰)

ترجمہ ـ پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا

لہٰذا بندے کو چاہئے کہ ہر وقت اُس دن کا خیال رکھے ـ اور اپنے اعمال کی روزانہ جانچ پڑتال کرتا رہے ـ

محاسبۂ اعمال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحشر آیت ـ ۱۸)

ترجمہ ـ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے ـ اور اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ـ

حاشیہ حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد صاحب عثمانیؒ

۱ یعنی اللہ سے ڈر کر نیکیوں کا ذخیرہ فراہم کرو ـ اور سوچو کہ کل کے لئے کیا سامان تم نے آگے بھیجا ہے، جو مرنے کے بعد وہاں پہنچ کر تمہارے کام آئے

۲ ـ یعنی تمہارا کوئی کام اللہ سے پوشیدہ نہیں لہٰذا اُس سے ڈر کر تقویٰ کا راستہ اختیار کرو ـ اور معاصی سے پرہیز رکھو ـ

لہٰذا وقت آنے سے پہلے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرتے رہو روزانہ محاسبہ کرنا بزرگوں کا دستور العمل ہے حضرت سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی نصیحت قابل عمل ہے آپ فرماتے ہیں

”حضرات صوفیاء کرام کی ایک جماعت نے محاسبہ کے طریقہ کو اختیار فرمایا ہے ـ وہ ہر رات سونے سے پہلے اپنے سارے دن کے کئے ہوئے کاموں، باتوں، چلنے پھرنے اور ٹھہرنے کا جائزہ لیتے ہیں ـ اور واضح طور پر ہر عمل کی اصلیت کو پالیتے ہیں کہ آیا وہ عمل اچھا تھا یا بُرا، شرعی تھا یا غیر شرعی، نیت میں اخلاص تھا یا ریا (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) توبہ و استغفار، التجا اور زاری سے کرتے ہیں ـ اور اپنے اعمال کو یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ محض اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی ہمت کی وجہ سے کئے گئے ہیں اس کے حضور میں اس کی حمد اور شکر پیش کرتے ہیں ـ

حضرت شیخ اکبر محی الدین بن عربی قدس سرہ مصنف فتوحاتِ مکیہ، جو محاسبہ کرنے والی جماعت میں سے تھے، فرماتے کہ ”میں اپنے محاسبہ میں دوسرے حضرات سے سبقت لے گیا ہوں، کیونکہ میں اپنے قلب پر آنے والے خطرات اور نیتوں کا بھی محاسبہ کر لیتا ہوں“

(از مکتوب ۳۰۹ ـ دفتر اول)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک وعظ ”الدنیا والآخرۃ“ میں فرماتے ہیں

”ہر وقت اپنا وظیفہ اور مطمح نظر صرف دو چیزوں کو رکھے ـ اول تنفر و انقباض

عن الدنیا مع استحضار فنائے دنیا، دوسرے رغبت اور طمع آخرت۔ اور اس کے تحصیل کے ذرائع و اسباب کی تلاش۔ اور یہ مطلق استحضار تو ہر وقت اور ہر ساعت ہی کا وظیفہ ہے۔ لیکن خاص استحضار کے لئے کم از کم ایک دن میں ایک مرتبہ ضرور وقت مقرر کر لینا چاہئے وہ اسی طرح کے روزانہ سوتے وقت جب کہ چارپائی پر بیٹھے تو اپنے تمام دن کے "افعال حسنہ" و "سیئہ" و "ظلمات" و "معصیت" پیش نظر رکھ کر ان میں سے سیئات و معصیات کو علیحدہ اور پھر جو نافرمانیاں کی ہیں ان پر جو وعیدیں ہیں اور ان پر جو سزائیں و عذاب وارد ہیں اور ان کا تصور کرے اور یہ سمجھے کہ گویا میں خدا کے سامنے کھڑا ہوں اور حساب و کتاب ہو رہا ہے۔ اور اتنے میرے گناہ ہیں جن پر یہ عذاب میرے واسطے تجویز ہوا ہے۔ یہ خاص استحضار ہے دنیا و آخرت کا۔ اور استحضار کے بعد دو کام اور کرے۔ ایک تو "توبہ" اور خداوند تعالیٰ سے وعدہ کہ آئندہ پھر ارتکاب معاصی سے بچوں گا اور دوسرے اس وعدہ پر باقی رہے۔ اور توبہ پر ثابت رہنے کی دعا کرے کہ خدایا مجھ کو توفیق دے کہ میں توبہ پر قائم ہوں توبہ کی ضرورت تو ظاہر ہے۔ اور دعا کی ضرورت اس لئے ہے کہ انسان کی قدرت سے یہ ظاہر ہے کہ خود وہ کسی وعدہ کو پورا کر دے یا کسی دعویٰ کو نباہ دے بدوں خدا کی عنایت و اعانت کے۔ نیز اس استحضار کا تتمہ یہ بھی ہے کہ جس قدر دن بھر میں "خدا کے احسانات" ہوتے ہیں، ان پر بھی ایک نظر ڈالے۔ اوفوہ باوجود اس قدر نافرمانیوں کے پھر خدا تعالیٰ نے مجھ پر اس قدر انعامات فرمائے۔ تو اگر نافرمانیوں سے بچوں گا تو نامعلوم کس قدر احسانات و انعامات ہوں گے۔ نتیجہ اس کا یہ ہو گا کہ اگلے دن رغبت طاعت کی طرف بہت زیادہ ہو جائے گی۔ یہ "دستور العمل" ہمیشہ کے واسطے مقرر کر لے۔ اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل کرے۔"

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے

بقیہ: مجلس ذکر

کے حافظ بن گئے۔ ڈاڑھی اس وقت بھی تھی لیکن اب مشرّع ہے ـــــ یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں ہیں۔ اور اس نیک کام میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کا پھل ہے۔ ایک ادنے مثال دے رہا ہوں کہ ؎

پسر نوح با بداں بنشست
خاندانِ نبوّتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

تو اللہ والوں کی صحبت میں کیا انسان کو ملتا ہے؟ یہ ایک ادنے مثال دے دی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آکر صحابہ کندن بن گئے۔ دنیا کے لیئے ابرِ بہاری۔ اور پہلے یہ تھا کہ قتل و غارتگری، اپنی اولاد کو زندہ گاڑ دیتے اور اس کے بعد دنیا کے اندر ایسے معلّمِ اخلاق بنے کہ آج تک اس کی مثال نہیں ملتی۔

آج کے پیغام کا خلاصہ

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدمتِ دین کا، نجات کے سامان کا یہی قرآن اور یہی رمضان اُن کے لئے ہدایت کا پیغام تھا۔ اس رمضان کے ایک ایک منٹ کی قدر و قیمت پہچاننا چاہئے۔ کوئی پتہ نہیں۔ مجھے اور آپ کو آئندہ نصیب ہوتا ہے کہ نہیں۔ جس حد تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ عبادت کیجئے۔ اور جو عبادت کر کے سوئیں گے تو لطف بھی بڑا آئے گا آپ کو سونے میں۔ تکان ہو گی اور تکان کے بعد راحت جو آئے گی وہ مزید صحت اور تندرستی ہو گی۔ اس کے بعد زیادہ مل جل کے جو خدمت کریں گے تو زیادہ اس کے اندر رنگ آئے گا۔ یعنی مسلسل عبادت کرتے رہیں گے، طبیعت مضمحل ہو جائیگی پھر آپ سو جاتے ہیں تو نیند بھی پیاری آئے گی، اس آرام و راحت کے بعد جسم میں اور طاقت آ جائیگی۔ اور آئندہ عبادت کرنے کے لئے قوت آ جائے گی۔ مزید تندرستی اور صحت کے ساتھ عبادت کریں گے تو عبادت میں مزید لذت و لطف محسوس ہو گا۔

دعا

بس یہی میرا آج کا پیغام تھا۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو شعبان، رمضان اور شوال کے جو تقاضے ہیں ان کو بہتر طریقے پر انجام دینے کی توفیق دے اور اللہ کرے کہ آپ کے لئے ہر روز روزِ عید اور ہر شب شبِ برات ہو۔ آمین!

بقیہ: رمضان المبارک کی فضیلت ....

۴۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ اس میں سے ایک دروازہ ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے (المشکوٰۃ)

۵۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ آدمی کا ہر عمل کئی گنا ہوتا ہے ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے۔ اور اس کا ثواب میں دوں گا۔ کیونکہ وہ اپنی خواہشات اور کھانا پینا میرے لئے چھوڑتا ہے

۶۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے۔ تو سرکش شیطان اور جن قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا۔ اور بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

۷۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حمزہؓ بن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں۔ اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ اگر تو چاہے روزہ رکھ لے اور چاہے تو نہ رکھ۔

۸۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص روزے میں بُری باتیں اور ان کا ارتکاب کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس امر کی کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔

امام ولی اللہ دہلویؒ

کی

زندگی اور فلسفے کے نمایاں خد و خال

(از: محمد مقبول عالم بی اے - جائنٹ سیکرٹری ولی اللہ سوسائٹی و ادارہ حکمۃ اسلامیہ ۴م - اردو بازار لاہور)

(۲)

فلسفۂ ولی اللّٰہی کے تین بڑے موضوع

۱- **انسان** انسان بحیثیت فرد اور انسان بحیثیت اجتماع - اس میں نفسیات، اخلاقیات، تصوّف، عمرانیات، معاشیات، سیاسیات وغیرہ جملہ علوم انسانیہ پر بحث کی گئی ہے۔

۲- **کائنات** اس میں کائنات کی تخلیق اور اس کی تدبیر و تسخیر کے متعلق فلسفۂ عالیہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اسلام کا تصوّرِ کائنات واضح کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کائنات کا خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق اور رابطہ ہے۔

۳- **الٰہیات** اس میں تجلیات الٰہیہ پر بحث کی گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ کس طرح تجلّیات کے ذریعے اس مادی اور غیر مادی کائنات اور عالم انسانیت میں تصرف کر رہا ہے اور کائنات اور انسان کا خدا کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

فلسفۂ ولی اللّٰہی کی امتیازی خصوصیات

۱- ملوکیت، استبدادیت، ہزیمیت اور سرمایہ داری جیسی لعنتوں کا خاتمہ

۲- معاشرہ انسانی کو صدق و عدل جیسے قرآنی اصولوں پر تعمیر کرنا۔

۳- معاشرے میں متوسط معیارِ زندگی (رفاہیت متوسط) قائم کرنا۔ عیاشی (رفاہیت بالغہ) اور پست معیارِ زندگی (رفاہیت ناقصہ) کو ختم کرنا، دولت کی ناہموار تقسیم روکنا اور تمام افراد معاشرہ کی ضروریاتِ زندگی فراہم کرنے کا اسلامی ریاست کو ذمہ دار قرار دینا۔

۴- زمین پر حق ملکیت کے بجائے کاشت کار کو خود کاشت کے لئے بقدر ضرورت زمین پر حق انتفاع (RIGHT OF EXPLOITATION) دینا۔ جاگیرداری اور مزارعت وغیرہ ختم کرنا۔

۵- انسانی تمدن کی چار منزلیں (ارتفاقات) ہیں - یعنی:-

ا- دیہاتی زندگی (ارتفاق اوّل)

ب- قصباتی زندگی (ارتفاق دوم)

ج- شہری اور قومی زندگی (ارتفاق سوم)

د- بین الاقوامی زندگی (ارتفاق چہارم)

ان منزلوں کی تفصیلات کی علمی اور اسلامی اصولوں کے مطابق ایسی تشریح کی ہے جس سے نئے دَور کے تقاضے کامیابی کے ساتھ پورے کئے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے افکار زمانہ جدید سے بھی آگے معلوم ہوتے ہیں۔

۶- اخلاق انسانیہ کو علم کی نہیں بلکہ ماحول کی پیداوار قرار دینا یعنی انسان کی اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا معاشی، معاشرتی اور سیاسی ماحول عادلانہ ہو - گویا ماحول کی اصلاح انسان کی اخلاقی و روحانی ترقی کے لئے شرطِ اوّل کا حکم رکھتی ہے۔

۷- اصلاح معاشرہ کے لئے ارتقائی (EVOLUTIONARY) کے بجائے انقلابی (REVOLUTIONARY) طریقہ اختیار کیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ایک واضح فکر متعین کیا جائے۔ پھر اس فکر کی نشر و اشاعت کر کے جماعت پیدا کی جائے اور وہ جماعت ایک خاص پروگرام کے ماتحت اس فکر کو جہانگیر کرنے کے لئے جدّ و جہد کرے اور جہاد و قتال سے کام لے۔

۸- انسان کی اخلاقی و روحانی ترقی کا انحصار چار اخلاق کے حصول پر ہے۔ جو انسانیت کے بنیادی اخلاق ہیں۔ اور تمام شرائع الٰہیہ کا مقصود یہی چار اخلاق رہے ہیں۔ نیز شریعتِ اسلامیہ کے سارے احکام کا مقصود بھی یہی ہیں۔ اور اب ان اخلاق کے حصول کے لئے شریعتِ اسلامیہ کے احکام موزوں ترین ذریعہ ہیں۔ وہ چار اخلاق حسب ذیل ہیں:-

ا- طہارت یعنی پاکیزگی اور صفائی - اس میں بدن، لباس اور ماحول کی صفائی اور باطن کی پاکیزگی سب شامل ہیں۔

ب- اِخبات یعنی اپنے عجز اور اللہ تعالےٰ کی عظمت کا اظہار اور سب سے بڑھ کر اس سے محبت کرنا اور اس کے حکموں پر خوشی سے چلنا۔

ج- سماحت یعنی سیر چشمی اور فیاضی - دنیا کے سامانوں سے فائدہ اٹھانا لیکن ان کی محبت میں گم نہ ہو جانا - نیز جسم کی ادنیٰ خواہشوں پر انسانیت کے اعلیٰ تقاضوں کو غالب رکھنا۔

د- عدالت یعنی عدل و اعتدال - اللہ تعالیٰ سے ڈر کر انصاف کرنا - ہر ایک کا حق ادا کرنا، ہر ایک کی خدمت کرنا۔ اور زندگی گذارنے میں اعتدال پر قائم رہنا۔

۹- انسان کی معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے حسب ذیل خصائص انسانیہ کو ترقی دینا ضروری ہے - یہ خصائص حیوانات میں نہیں پائے جاتے:-

۱- عقل انسانی کا استعمال - انسان عقل سے سوچتا ہے اور سوچ بچار کے نتیجے جمع کرتا ہے - اس سے علوم (SCIENCES) پیدا ہوتے ہیں۔

۲- آلات کا استعمال - انسان آلات کا استعمال کرتا ہے - اور اس طرح اپنی مشکلات آسان کرتا ہے - آلات کے استعمال سے "صنعتیں" (INDUSTRIES) پیدا ہوتی ہیں - اور ایسی مشینیں تیار کی جاتی ہیں جن کی مدد سے تھوڑی محنت اور تھوڑے وقت میں بڑے بڑے نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔

۳- اجتماع کا استعمال - انسان بڑے بڑے کام سرانجام دینے اور ملکی نظام چلانے کے لئے دوسروں کو اپنے ساتھ ملا کر اجتماع پیدا کرتا ہے۔

۴- حُبّ مال یا نفاست پسندی - انسان حیوانات کی طرح محض ضرورت ہی پوری نہیں کرتا بلکہ اس کے ساتھ صفائی، لذّت اور خوبصورتی کا بھی خیال رکھتا ہے۔

۵- رائے کلی یا رفاہِ عام - حیوان محض اپنے فائدے اور غرض کے لئے کام کرتے ہیں - لیکن انسان ایسے کام بھی کرتا ہے جن سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے۔

۶- مادّہ ایجاد و تقلید - انسان اپنی

(باقی ص۱۶ پر)

تعارف وتبصرہ

نور محمد انور

(تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں)

نام کتاب : چراغِ مصطفوی (منظوم)
از : مولانا الحاج عرفان رُشدی
کاغذ سفید گلیز - کتابت طباعت آفسٹ -
تقسیم : فی سبیل اللہ
پتہ : بیت العرفان ، انار کلی لاہور

مولانا عرفان رشدی صاحب نے اس کتاب پر زرِکثیر صرف کر کے فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے وہ قابلِ تحسین ہے ۔ کتاب کی کتابت و طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ ہے ۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظم کے پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں چراغِ مصطفوی (منظوم) دوسرے باب میں عروجِ اسلام اور اتمامِ امت تیسرے باب میں تعلیماتِ نبویہ اور چوتھے باب میں جوامع الکلم والحکم پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔ کتاب کے آخر میں تعارف مجلس علماء پاکستان درج کر دیا گیا ہے ۔ اہلِ ذوق حضرات مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں ۔

نام کتاب : جنت اور اس کی بہاریں
تصنیف : مولانا محمد ادریس صاحب انصاری ۔
ضخامت : ۲۴۰ صفحات سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ سفید
کتابت طباعت آفسٹ سرورق خوبصورت و دیدہ زیب
قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
ناشر ۔ کتب خانہ حافظ خیر محمد انور محمد ۲۴ ای شاہ عالم لاہور مارکیٹ

اس کتاب میں جنت اور جنتی لوگوں کے حالات قرآن وسنت کی روشنی میں پوری تفصیل سے لکھے گئے ہیں اور سوال و جواب کی صورت میں لکھے گئے ہیں ۔ مثلاً ،

اتنی بڑی جنت کہاں ہوگی ، اس وقت آسمان ہوگا یا نہیں ، جنت کب بنی ، جنت کی بابت ایک شبہ ، جنت کے پھل وغیرہ بغیر توڑے کیسے جنتی کے منہ میں آ جائیں گے جنت کی کہانی خدا کی زبانی ، جنت کی کہانی نبی کی زبانی ، جنت میں داخل ہونے والوں کے دل کیسے ہوں گے ، جنت والوں سے خدا تعالیٰ کی خاص باتیں کیا ہوں گی ، جنت و دوزخ کی حقیقت ، شداد کی جنت کیسی تھی ۔ جنت کی عورتیں کیسی ہوں گی ، جنت کا بازار کیسا ہوگا ۔ موت کی موت کیسے ہوگی جنت کے پھل کیسے ہوں گے وغیرہ وغیرہ جنت کے متعلق یہ سوالات اور اس قسم کے دوسرے جوابات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو آج ہی جنت اور اس کی بہاریں منگا کر سمجھ لیجئے ۔ پانچ کتابوں سے کم وی پی نہ ہوگی ۔ پانچ کتابیں منگوانے والوں کو ۲۵ فیصد کمیشن بھی دیا جائے گا اور جو احباب بہت زیادہ تعداد میں منگوائیں گے ان کو پچھتر پیسے فی کتاب کے حساب سے روانہ کی جائیں گی ۔ محصول ڈاک الگ ہوگا ۔

نام کتاب : نماز حنفی مترجم
تالیف : مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب
صفحات ۴۸ ۔ کاغذ سفید ۔ کتابت طباعت آفسٹ ۔
سرورق خوبصورت سہ رنگہ ۔ ہدیہ ۵۶ پیسے
ناشر : مکتبہ اصلاح وتبلیغ ہیرا آباد جامع مسجد روڈ حیدر آباد

اس کتاب میں نماز کے تمام مسائل مع نماز مترجم اور دیگر ارکانِ اسلام وغیرہ درج کر دئے گئے ہیں مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے بے حد مفید کتاب ہے ۔

ماہنامہ رضوان لکھنؤ کا "ماں نمبر"

ماہنامہ رضوان لکھنؤ مسلم خواتین کا دینی ترجمان ہے ۔ ماہ جون و جولائی ۱۹۶۸ء کا رضوان ماں نمبر کے نام سے شائع کیا گیا ہے ۔ اس شمارے میں ماں باپ کے حقوق پر بلند پایہ مضامین درج کئے گئے ہیں ۔ بڑے بڑے علماء وفقہاء کی ماؤں کے تذکرے اور ماں کے عنوان سے بہترین نظموں نے ماں نمبر کو چار چاند لگا دئے ہیں ۔ ۸۸ صفحات پر مشتمل رسالہ رضوان کا ماں نمبر بے بہا علمی ذخیرہ ہے ۔ مولانا محمد ثانی حسنی ایڈیٹر اور معاون امۃ اللہ تسنیم کی ماں نمبر کی ترتیب پر محنت قابلِ تحسین ہے ۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ پانچ روپے ہے اور ماں نمبر کی قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے ہے پاکستانی حضرات اگر یہ رسالہ جاری کرانا چاہیں تو مولانا سید حسن حسنی قافلہ اسٹریٹ ۲۱۳ قاسم آباد کراچی ۱۹ کو سالانہ چندہ ارسال کریں اور منی آرڈر کی رسید ایڈیٹر ماہنامہ رضوان کرتن روڈ لکھنؤ انڈیا کو بھیج کر جاری کرا سکتے ہیں ۔

نام کتاب : خواتین کے لئے بیس سبق
تالیف : مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری
ضخامت ۹۶ صفحات کاغذ سفید کتابت طباعت آفسٹ
سرورق سہ رنگا خوبصورت قیمت مجلد ایک روپیہ بارہ پیسہ
ناشر مکتبہ اصلاح وتبلیغ ہیرا آباد جامع مسجد روڈ حیدر آباد

اس کتاب میں مسلم خواتین کے لئے بیس سبق نہایت مختصر مگر مدلل طور پر بیان کئے گئے ہیں ۔ مولانا عاشق الٰہی صاحب اور بھی بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں خصوصاً اصلاح معاشرہ اور تبلیغ دین کے موضوع پر تو آپ کی کافی کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں ۔ اور پاک و ہند کے بیسیوں کتب خانے آپ کی کتابیں شائع کر کے ملک کے کونے کونے میں پہنچا کر تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں ۔ یہ ایک بہت بڑا اور مبارک کارنامہ ہے ۔

مکتبہ اصلاح وتبلیغ حیدر آباد نے بھی جو تبلیغی کتب شائع کرنے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے قابلِ تحسین ہے اس کتاب میں کلمہ ، نماز ، زکوٰۃ ، حج ، رمضان ، دین سیکھنا ، سکھانا ، بچوں کی تعلیم ، اللہ کا ذکر ، حقوق العباد ، خدمتِ خلق ، والدین کے حقوق ، شوہر کے حقوق ، اخلاص نیت ، زبان کی حفاظت ، اکل حلال ، لباس اور زیور ، پردہ ، اصلاح معاشرہ اور نیکیاں پھیلانا وغیرہ جیسے عنوانات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر ہونا از حد ضروری ہے ۔

نام کتاب : حقوقِ والدین
تصنیف : مولانا احمد الدین جالندھری
ضخامت : ۴۰ صفحات کاغذ سفید ۔ قیمت تیس پیسے ۔
شائع کردہ : ادارہ دعوت الحق حسین آگاہی ملتان شہر

اس کتابچہ میں حقوق والدین پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ۔ آج کل کی نئی پود حقوقِ والدین سے بالکل عاری ہوتی جا رہی ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ ماں باپ کی فرمانبرداری کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے ۔ اس کتاب میں والدین کو ستانے کی دنیا میں سزا ، باپ کی خوشنودی میں رضاء الٰہی ۔ پرورش میں والدین کی خدمت ، والدین کا مقام منفرد ، شرک سے بچنے کی تاکید ، والدین کی عظمت ، والدین کے لئے رحم کی دعا کرنا اور والدین میں فرقِ مراتب جیسے عنوانات پر پوری تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔

نام کتاب : موقت الصلوٰۃ
تصنیف : مولانا احمد الدین ۔
سائز ۲۰×۳۰/۱۶ کاغذ سفید ۔ ہدیہ پچاس پیسے ۔
ناشر : ادارہ دعوت الحق ، حسین آگاہی ملتان شہر

اس کتاب میں پانچوں نمازوں اور جمعات وعیدین کی نمازوں کے اوقات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ہر ماہ کا الگ الگ نقشہ مرتب کر کے نمازوں کے اوقات لکھے گئے ہیں اور حروف تہجی کے حساب ہر شہر کے فرق کو بھی تفصیلاً لکھا گیا ہے ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔

نام کتاب : مسائل وفضائل رمضان المبارک
تصنیف : مولانا عبد الشکور ترمذی
سائز : ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۹۲ صفحات
قیمت : کاغذ سفید ۱/۲۵ ۔ کاغذ رف ۷۵ پیسے
ناشر : مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

اس کتاب میں رمضان المبارک کے مسائل و فضائل کو نہایت اچھے طریقہ سے بیان کیا گیا ہے اور ان غلطیوں کی بھی اصلاح کی گئی ہے جو رمضان المبارک

(باقی صفحہ ۱۶ پر)

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واکینٹ میں
درس قرآن

منعقدہ ۲۷ اگست ۱۹۶۷ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

(۸)

تو یہاں پر بھی فرمایا۔ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ نہیں بنایا اللہ نے ان چیزوں کو مگر صحیح تدبیر کے ساتھ۔ اس لئے وہاں پر فرمایا۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ (آل عمران ع۱۹) وہ آسمان کو دیکھ کر کیا کہتے ہیں؟ اے ہمارے رب! تو نے ان چیزوں کو بے کار نہیں بنایا۔ یعنی یہ چیزیں ویسے ہی نہیں پیدا ہو گئیں بلکہ ان میں تیری تدبیر ہے، تیری حکمت ہے اور وہ حکمت کیا ہے؟ ہمارے لئے اس میں فلاں فلاں فائدے ہیں۔

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں اپنی آیتوں کو اس قوم کے لئے جو علم والی ہو اور جو قوم سمجھنے والی ہو۔

اور ساتھ ہی پھر ایک آفاقی دلیل اور بھی فرمائی۔ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ بیشک رات کے اختلاف میں اور دن کے اختلاف میں — کیا مطلب؟ کبھی رات لمبی، کبھی دن لمبا، کبھی رات چھوٹی، کبھی دن چھوٹا، رات کے کام اور، دن کے کام اور، رات کو تم اللہ کی عبادت کر سکتے ہو، رات کو تم سو سکتے ہو، دن کو تم اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ رات ہی رکھے، دن لانے والا کوئی نہیں، اگر اللہ تعالیٰ دن ہی دن رکھے، رات لانے والا کوئی نہیں، اختلافِ لیل و نہار میں تمہارے لئے جو فوائد ہیں ان کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ بے شک رات اور دن کے اختلاف میں۔ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اور ان تمام چیزوں میں جو بنائیں اللہ نے آسمانوں میں اور زمین میں، خالی زمین اور آسمان کو نہ دیکھو، بلکہ ہر چیز کو دیکھو۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ کا شعر میں اکثر پڑھا کرتا ہوں ؎

فَفِي كُلِّ شَيْءٍ لَهُ آيَةٌ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ وَاحِدٌ

ہر چیز میں، کائنات کے ذرے ذرے میں، ایک تنکے کو بھائی اگر تم لے لو میرے دوستو! اس سے بھی پتہ چل جاتا ہے کہ اس تنکے کا خالق بھی کوئی ہے۔ میں تو خالق نہیں۔ یہ جو آپ سبزہ دیکھتے ہیں، یہ جو آپ بارش دیکھتے ہیں، یہ جو آپ پہاڑوں کو دیکھتے ہیں، کائنات کی کسی چیز کو بھی آپ لے لیں، مٹی کے ایک ذرا سے ذرے کو لے لیں، اس ذرے میں سے بھی آپ کو پتہ چلے گا کہ اس ذرے کا خالق کون ہے؟ اللہ تعالیٰ۔ اس لئے فرمایا۔ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ — اور جو کچھ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے — فِي السَّمٰوٰتِ — آسمانوں میں، وَالْاَرْضِ — اور زمین میں لَاٰيٰتٍ — بہت بڑی نشانیاں ہیں۔ لیکن کس کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اس قوم کے لئے جو اللہ سے ڈرنے والی ہے، جو اللہ سے ڈرتی ہی نہیں اس کے لئے نشانیاں کیا ہو سکتی ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون سے یہی کہا تھا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ط میرا رب وہ ہے جو مشرق کا رب ہے، میرا رب وہ ہے جو مغرب کا رب ہے۔ لیکن وہ بے وقوف اس بات کو نہ سمجھا، وہ خدا سے ڈرتا نہیں تھا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے کیا کہا؟ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ (البقرہ ع۲۵) اللہ تعالیٰ مشرق سے سورج کو لاتا ہے تو مغرب سے پیدا کر دے۔ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ (البقرہ ع۲۵) میرا رب وہ اللہ ہے جو زندگی بخشتا ہے، جو موت بخشتا ہے۔ تو جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں يَتَّقُوْنَ جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، جو پرہیزگار بننے والے ہیں، ان کے لئے تو اس میں بہت بڑی نشانیاں ہیں اور جو خدا سے ڈرتا ہی نہیں، جس کو عذاب الٰہی کا فکر ہی نہیں۔ جس کو حساب اور کتاب کے متعلق کوئی غم اور فکر نہیں، اس کے سامنے ساری کائنات اگر پیش کر دی جائے، سارے دلائل پیش کر دیئے جائیں تو اس کے دل میں کسی قسم کا خوف اور یقین نہیں پیدا ہو سکتا۔ اس لئے میرے بزرگو! آپ دیکھیں قرآن مجید ہدایت ہے ساری کائنات کے لئے هُدًى لِّلنَّاسِ ط هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ط لیکن قرآن سے فائدہ کون اٹھا سکتا ہے؟ پہلی سورت کو دیکھیں۔ سورۂ بقرہ کے شروع میں فرمایا۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں اور یہ کتاب کیا ہے؟ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ راہ دکھاتی ہے ان لوگوں کے لئے جو متقی ہیں، پرہیزگار ہیں، جن میں استحصال نہیں بلکہ رکاوٹ ہے — اسلام تو بھائی رکاوٹ کا مذہب ہے — تقویٰ — تقوے کا معنی ہے رک جانا۔ اسلام بریک لگاتا ہے۔ اسلام آزادی نہیں دیتا۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جب تیرے سامنے کوئی انسان آ جائے، تیری آنکھ کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ دیکھ! اگر شرعاً تو دیکھنے کا مجاز ہے تو دیکھ، نہیں تو رک جا، تیرے سامنے کھانے کی چیز آتی ہے، اپنی زبان کو بریک لگا، اپنے دانتوں کو بریک لگا، اگر تیرے کھانے کی چیز ہے بیشک کھا ورنہ زبان کو روک لے، تیرے سامنے کوئی چیز بھی آئے، تو متقی ہے، تیرا مذہب تقوے ہے، اور تقوے کا معنی پرہیز اور پرہیز کا معنی؟ بے لگامی نہ ہو بلکہ بے لگامی سے بچے۔ تو قرآن مجید ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے، ہادی ہے جو متقی ہیں۔ یہاں بھی ارشاد فرمایا۔ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بے شک انقلاب لیل و نہار میں،

اختلافِ لیل و نہار میں، کائنات کی ہر مخلوق میں کآیٰتٍ - بہت بڑی نشانیاں ہیں - لِقَوْمٍ یَتَّقُوْنَ ۝ اس قوم کے لئے جو پرہیزگار بننا چاہتی ہو، جو قوم اللہ کے عذاب سے بچنا چاہتی ہو، اس قوم کے لئے اس ساری کائنات میں بہت بڑی نشانیاں ہیں - اللہ مجھے بھی اور آپ کو بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے - اللہ ہم سب کو قیامت کے عذاب سے محفوظ رکھے، اللہ تعالےٰ اپنی ذات پر وہ یقین پیدا فرمائے جو صحابہ کرامؓ کو حاصل تھا، جن بزرگوں نے ہمارے جیسے گنہگاروں کو قرآن کی طرف مائل کیا، اللہ تعالےٰ ان کی قبروں کو پرنور فرمائے اللہ تعالےٰ ہمارے موجودہ سرپرست حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم کو صحت کاملہ عطا فرمائے - اللہ تعالےٰ اُن کی عمر میں برکت پیدا فرمائے تاکہ ہم جیسے گنہگار اُن سے نورِ ہدایت حاصل کر سکیں - و صلی اللہ تعالےٰ علیٰ خیرِ خلقہ و جمال عرشہ مولانا محمد وّ آلہ و اصحابہ اجمعین

بقیہ: امام ولی اللہ دہلویؒ

مشکلات کو آسان کرنے کے لئے عقل سے سوچتا ہے اور آلات و اجتماع کے استعمال سے ایجادات کرتا ہے یا دوسروں کی ایجادات سے فائدہ اٹھاتا ہے -

۱۰- انسان کی سعادت اس بات میں ہے کہ اس کا روحانی پہلو (ملکیت) اس کے حیوانی پہلو (بہیمیت) پر غالب رہے - اور اس کی حیوانی خواہشات روحانی پہلو کے تابع رہیں -

۱۱- تمام امورِ دینیہ کی صحت کا معیار یہ ہے کہ وہ "نقل" یا علوم منقولہ یعنی قرآن و حدیث کے مطابق ہوں - اور "عقلِ انسانی" اور کشفِ صحیح" کی تائید بھی انہیں حاصل ہو اور یہ تینوں (نقل، عقل اور کشف) ایک دوسرے کی تصدیق و توثیق کریں - (باقی آئندہ)

بقیہ: حکومت اور محکمہ اوقاف کی توجہ کیلئے

کو یہ رعایت کس نے دے رکھی ہے اور کیوں دے رکھی ہے؟ اور کیا ملک کا قانون اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ کسی خاص فرقہ و مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو خصوصی مراعات دی جائیں - اور انہیں ان پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے جن سے ملک کے عام باشندگان کو مستثنیٰ نہیں کیا جاتا -

اس بارہ میں ہم مرزائیوں کے ساتھ ساتھ حکومت اور محکمہ اوقاف کی توجہ عیسائی مشنریوں اور آغا خانی اداروں کی طرف بھی مبذول کرواتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اس معاملہ میں ... اقدام کرکے موجودہ شکوک و کی فضا کو ختم کرے اور عوام کے اعتماد کو بحال کرے - (بشکریہ روزنامہ الاعتصام لاہور ۲۲ر نومبر ۱۹۶۸ء)

بقیہ: تعارف و تبصرہ

کے جینے کے اندر علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے مسلمانوں میں رائج ہو چکی ہیں - مسائل اعتکاف، فضیلت شب قدر، فضیلت قرآن، نماز تراویح، فضیلت صوم اور فضائل سحری و افطاری پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے - اہلِ ذوق حضرات خود بھی مطالعہ کریں اور حلقۂ احباب کو بھی اس کتاب کے مطالعہ کی ترغیب دیں -

---

نام کتاب: نہ آئیں جاکے وہاں سے ...

تصنیف: ابو حمید انور

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ صفحات ۱۳۲ صفحات قیمت ڈیڑھ روپیہ

ناشر: ملک برادرز لائل پور

ملنے کا پتہ: مکتبہ رشیدیہ غلہ منڈی ساہیوال

اس کتاب میں سفر حج کی مکمل روئیداد اور حج وغیرہ کے تمام فضائل و محاسن، سرزمینِ پاک سے سرزمینِ پاک تک کے سفر کے جملہ کوائف پوری تفصیل سے درج کر دئیے گئے ہیں - ہر حاجی کے پاس اس کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے -

---

بہاولپور کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم مدنیہ کا شاندار نتیجہ

رائے گرامی حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی مدظلہ

"آج مورخہ ۲۴ر جون ۶۸ء کو میں نے دارالعلوم مدنیہ کا معائنہ کیا مدرسہ کی آمد و خرچ کے رجسٹر کو بھی دیکھا خرچ کفایت شعارانہ اور محتاط ہے - رقم حبیب بنک میں جمع کی جاتی ہے اور مہتمم مدرسہ قاضی محمد عظیم الدین صاحب کے دستخط سے رقم ضروریاتِ مدرسہ کے لئے نکالی جاتی ہے - یکصد طلباء میں تیس طلباء کی خوراک پوشاک و علاج کا انتظام بذمہ مدرسہ ہے عمارات پر اب تک بیس ہزار کی رقم خرچ ہو چکی ہے بہرحال میں مدرسہ کے حسابات سے مطمئن ہوں - اہل اسلام کے مخیر حضرات کا فرض ہے کہ وہ اس دینی ادارہ کی بالخصوص تعمیرات کے سلسلہ میں مجوزہ رقم مبلغ تیس ہزار کی رقم کی فراہمی میں اعانت فرما کر اپنے لئے زادِ آخرت کا سامان کر دیں"

شمس الحق افغانی ۲۷ر ربیع الاول ۸۸ھ

دارالعلوم کا مدرس دارالعلوم میں: امسال دارالعلوم ہذا میں فنون و معقولات اور فلسفہ و ریاضی کے ماہر حضرت مولانا محمد امین صاحب کا تقرر بھی عمل میں لایا جا چکا ہے موصوف اس سے قبل دارالعلوم کبیر والہ میں پڑھاتے تھے - طلبہ عربی شوال ۸۸ھ کی دس تاریخ تک پہنچ جائیں - (غلام مصطفےٰ)

نوٹ: حضرت افغانی مدظلہ کی رائے گرامی سے آپ معلوم کر چکے ہیں کہ دارالعلوم کو تیس ہزار روپے کی اشد ضرورت ہے اس لئے آپ حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی پاک کمائی سے دارالعلوم کا زیادہ سے زیادہ تعاون کریں اور جملہ رقوم ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے نام ارسال کریں (غلام مصطفےٰ)

رائے گرامی حضرت مولانا غلام حیدر صاحب مدظلہ

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا   سر افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

اللّٰھم لک الحمد کما تحب و ترضیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبک و رسولک کما یحب و یرضیٰ

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا   ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ کہ ہوا ہوا کرم سے تیرے   جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

آج بتاریخ ۸ر شعبان المعظم ۸۸ھ دارالعلوم مدنیہ بہاولپور میں حاضری کا شرف حاصل ہوا - امسال سالانہ امتحان مدرسہ ہذا کے لئے مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے بکمال مہربانی و ذرہ نوازی احقر کو منتخب فرمایا ؂ کہاں میں اور کہاں نکہت گل   نسیم صبح تیری مہربانی

صبح سے شام تک تمام طلبہ درجہ عربی و درجہ فارسی کا امتحان احقر نے لیا اور بہت اطمینان و سکونِ قلب حاصل ہوا - مجموعی طور پر نتائج حوصلہ افزا اور تسلی بخش تھے کوئی طالب علم کسی کتاب میں ناکام نہیں آیا - البتہ درجات کامیابی متفاوت تھے -

طلبہ کی شب و روز سعی و اساتذہ کی توجہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں - جملہ طلبہ متدین و اساتذہ کے اطاعت گذار نظر آئے تو تعلیم کے ساتھ تربیت کو موجود پایا - جزاھم اللہ احسن الجزاء - دارالعلوم مدنیہ سلف صالحین کے فکر و ادب کا پابند ہو کر ورثۃ الانبیاء کو ملک میں پھیلانے کا تہیہ کر چکا ہے - اللہ تعالیٰ اخلاص نصیب فرمائے - اگرچہ احقر کو امسال دیگر مدارس عربیہ کو بسلسلۂ امتحان دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر یہ مدرسہ دارالعلوم مدنیہ سب سے اول آیا - اللّٰھم زد ہا فزد!

جملہ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ اس مدرسہ کی خدمت کو آخرت کا زاد بنائیں - والحمد للہ - اولاً و آخراً، ظاہراً و باطناً - (احقر غلام حیدر (مفتی) مدرسہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خانپور)

جمعیۃ الطلبا جامعۂ مدنیہ کے سالِ رواں کے آخری جلسے کی مختصر روداد اور جمعیت کا اجمالی تعارف

(مولوی محمد سعید اسعد ہزاروی)

جامعہ مدنیہ (واقع کریم پارک راوی روڈ لاہور) ملک کے عظیم مدارس اسلامیہ میں سے ایک ہے ۲۶ مدرسین و ملازمین کی زیر نگرانی ساڑھے تین سو سے زیادہ طلبہ کرام اس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان طلبہ کرام کی ایک تنظیم بنام "جمعیتہ الطلبہ جامعہ مدنیہ" قائم ہے۔ جس کی بنیاد انہائی مقاصد پر ہے اس تنظیم کا مقصد طلبہ کی اخلاقی و روحانی تربیت۔ خدمت خلق کا جذبہ۔ اسلامی علوم و فنون کے حصول و مطالعہ کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا کرنا اور اظہار مافی لضمیر پر قدرت حاصل کرنا ہے۔ اور یہ کہ اپنے اساتذہ اور دیگر فضلا، ملک و اکابرین سے علاوہ کتابی استفادہ کے ایک عمومی استفادے کی سبیل جاری ہو اس کے لئے طریق کار یہ ہے کہ اپنے اساتذہ میں سے کسی استاد یا دائرہ انتظام میں سے کسی سرکردہ شخصیت کی زیر نگرانی جمعیتہ الطلبہ کی کاروائیاں انجام پذیر ہوں۔ دائرہ انتظام طلبہ کے اس علمی۔ اخلاقی۔ تقریری اور تحریری ترقی میں براہ راست دلچسپی لیتا ہے۔ تاکہ آج کے دور میں طلبہ بہترین انداز سے تبلیغ دین کے فرائض انجام دینے کے اہل بنیں جمعیتہ کے عہدیداروں کا سالانہ انتخاب ہوتا ہے۔

سالِ رواں کے عہدیدار یہ ہیں۔ صدر مولوی حبیب الرحمن اشرف (ڈیرہ اسماعیل خان) نائب صدر۔ مولوی دین محمد صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی محب اللہ برمی۔ ناظم۔ مولوی محمد نواز بنوی۔ ناظم نشر و اشاعت۔ محمد سعید اسعد ہزاروی۔ خازن۔ مولوی سعید احمد بنگالی حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور امیر انجمن خدام الدین اور حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ اس کے سرپرست ہیں۔ مہتمم مدرسہ کو جمعیتہ کے توڑنے کا ہر وقت اختیار ہوتا ہے۔ جمعیتہ کے ضوابط میں ترمیم و تنسیخ کا حق بھی انہی کو حاصل ہے۔ مذکورہ بالا مقاصد کے پیش نظر ہر جمعہ کی رات جمعیتہ الطلبہ کا ہفتہ وار جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں طلبہ تقریریں کرتے ہیں۔ نعتیں اور نظمیں پڑھتے ہیں۔ یہ تقریریں عام طور پر اردو زبان میں ہوتی ہیں۔ البتہ کبھی کبھار صدر جمعیتہ الطلبہ کی اجازت سے طلبہ اپنی علاقائی زبانوں میں بھی تقریریں کر لیتے ہیں۔ مہینہ میں ایک بار بڑا جلسہ ہوتا ہے۔ جس کی صدارت امیر العلماء حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس سال جمعیتہ الطلبہ کے زیر اہتمام تین نہایت شاندار اور پروقار جلسے بھی ہوئے۔ ایک جلسہ ۱۲ ذی قعدہ کو حضرت شیخ التفسیر رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور نے کی۔ اس مبارک جلسہ میں امیر جامعہ مدنیہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مدظلہ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب مدظلہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب۔ مولانا شبیر محمد صاحب سرگودھوی اور جامعہ کے طلبہ کرام کے علاوہ پاکستان کے مشہور شاعر و ادیب جناب احسان دانش نے بھی شرکت فرمائی۔

دوسرا عظیم الشان جلسہ ۲۲ جولائی کو "سیرۃ الصحابہؓ" کے موضوع پر ہوا۔ اس کی صدارت بھی جمعیتہ الطلبہ کے سرپرست حضرت مولانا عبید اللہ انور نے فرمائی اس جلسہ سے حضرت علامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی حضرت مولانا ظہور الحق صاحب شاعر اسلام جناب سید امین گیلانی اور جامعہ کے طلبہ کرام نے خطاب کیا تیسرا جلسہ جمعیتہ الطلبہ کے سال رواں کا آخری جلسہ تھا "جو معراج النبیؐ" کے موضوع پر ۱۵ رجب کو منعقد ہوا صدارت حضرت مدظلہ ہی نے فرمائی اس جلسے کا آغاز قاری رشید احمد صاحب سرگودھوی کی تلاوت سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مولوی عبد الباسط صاحب ملتانی نے نعت رسولؐ پڑھی۔ آپ کے بعد مولوی محب اللہ صاحب نے مولوی حبیب الرحمن اشرف کی تیار کردہ نظم نہایت بہترین انداز میں سنائی۔ چند اشعار یہ ہیں۔

بیاں ہو کس طرح عظمت عبید اللہ انور کی
ہر اک کے دل میں ہے عزت عبید اللہ انور کی
خوشا قسمت امام الاولیاء کے جانشین ٹھہرے
بڑھائی حق نے ہے رفعت عبید اللہ انور کی
کسی نے آج تک دیکھا نہیں ہے تر تشروانکو
خدا کی دین ہے سیرت عبید اللہ انور کی

اور اس کے بعد جناب نقش ہاشمی صاحب کی ایک نظم جو انہوں نے جمعیتہ الطلبہ کی درخواست پر جمعیتہ الطلبہ کے اسی آخری اجلاس میں پڑھنے کیلئے تیار کی تھی۔ سنائی گئی چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

اے عبید اللہ انور اے جماعت کے امیر
اے خطیب بے بدل اے رہبر برنا و پیر
حضرت احمد علیؒ کے جانشین اولیں
وارث فخر ولایت خادم دین متین
منبع رشد و ہدایت رہبر و کامل نظر
گلشن عرفان و آگاہی کے تابندہ گہر
معرفت کے تو نے روشن کر دیئے ہر سو چراغ
پُر ہے وحدت سے دیکھے تری محفل کے ایاغ
وا ہے صبح و شام در میخانۂ تفسیر کا
انجمن میں فیض ہے خوش ذوقیٔ تقریر کا
ہیں بہت مسرور دیکھو اشرف والاحشم
آ گئے ہیں حضرت انور مکرم محترم
ناظم اعلیٰ محب اللہ نہ کیوں ہوں شادماں
بالیقیں ہیں آپ اُن کے بھی محب و مہرباں
ہے سعید اسعد کے رخ پر بھی مسرت کی بہار
ہر در و دیوار مکتب پر نرالا ہے نکھار
دیکھو تو چہرہ سعید احمد کا ہے پُر نور آج
اپنے اس محبوب کی آمد سے ہیں مسرور آج
اے جناب حضرت مدنیؒ کے شاگرد رشید
اے فرید عالم اسلام اے حق کی نوید
اہل محفل آپ کی آمد سے ہیں سب شادکام
رحمت حق آپ پر ہو اے محمدؐ کے غلام

اس کے بعد تقریریں شروع ہوئیں۔ طلبہ کے علاوہ جامعہ مدنیہ کے مدرس اعلیٰ فخر الجامعہ حضرت مولانا ظہور الحق صاحب دامت برکاتہم نے بھی شاندار تقریر فرمائی (حضرت مولانا مدظلہ چند سال سے جامعہ مدنیہ میں نہایت محنت و جانفشانی

اور انتہائی خلوص سے تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اس سال آپ نے ابوداؤد شریف۔ خیالی ہدایہ وغیرہ کتابیں پڑھائیں۔ طلبہ کو آپ سے آپ کے خلق اور علمی قابلیت کے سبب بہت زیادہ محبت ہے۔ آپ جامع مسجد پتھر انوالی لاہور میں خطیب ہیں۔ یہاں بھی اہل محلہ کو آپ سے آپ کی ان گنت خوبیوں کی وجہ سے بہت عقیدت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ذہین و فطین اور بلند اخلاق عالم ربانی کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور تشنگان علوم دینیہ کو آپ کی ذات ستودہ صفات سے استفادہ کا بیش از بیش موقعہ نصیب ہو آمین)

سب سے آخر میں صدر جلسہ حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ معراج آنحضرتؐ کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت ہے۔ معراج آنحضرتؐ کو جاگتے میں اور جسمانی طور پر ہوئی یہ نہیں کہ روحانی طور پر معراج ہوئی۔ یا یہ خواب کا واقعہ ہے اس پر آپ نے قرآن و حدیث سے متعدد دلائل پیش کئے عقلی دلائل پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر معراج جاگتے میں اور جسمانی طور پر نہ ہوئی ہوتی تو کافر کبھی انکار نہ کرتے کیونکہ خواب میں انسان عجیب و غریب واقعات دیکھتا ہی رہتا ہے۔ یہ کوئی اتنا بڑا کمال نہیں۔ اور نہ ہی تعجب کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا معراج کا واقعہ اس قدر واضح اور مبرہن ہے۔ کہ کوئی عقلمند اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ آج جو لوگ اسے افسانہ یا خواب کا واقعہ کہتے ہیں۔ وہ گمراہ اور قرآن و حدیث سے نا آشنا ہیں فرمایا کہ اس وقت اگرچہ میرے ڈاڑھ میں شدید درد ہے۔ ۱۰۱ درجے کا بخار بھی ہے سفر کی تکان اس کے علاوہ ہے۔ مگر میں نے جمعیۃ الطلبہ کے آخری جلسہ میں حاضری دینے کو ضروری سمجھا۔ میں بہت مسرور ہوں کہ مجھے اپنے عزیزوں سے ملنے کی ہمت ہوئی۔ آپ نے فرمایا طلبہ کرام کو خداوند کریم نے بہت اونچا مقام بخشا ہے۔ حضور اکرمؐ نے طلبۂ علوم دینیہ کی بہت تعریف فرمائی ہے یہ میری سعادت ہے کہ آپ سے ملنے کا بکثرت موقعہ مل جاتا ہے۔ آپ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دور نہایت پرخطر دور ہے۔ بالخصوص علماء و طلبہ کے لئے تو یہ دور اور بھی مشکل ہے۔ لوگوں کے دلوں میں علماء و طلبہ کی وہ قدر نہیں رہی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔ غضب کی انتہا ہے کہ اس دور میں طلبہ و علماء کا مذاق اڑایا جاتا ہے طرح طرح کے طعنے دئے جاتے ہیں۔ یہ آپ کے لئے امتحان کا دور ہے۔ لوگوں کے مذاق اور تکالیف کو ہرگز خاطر میں نہ لائیے۔ خدا کے دین کی خدمت کرتے رہیں اللہ آخرت میں سکھ اور آرام بخشے گا۔ بلند مراتب سے نوازے گا۔ آپ نے فرمایا آپ حضرات نے اس سیاہ کار کے نام کے ساتھ جو القاب لگائے ہیں۔ یہ خطار کار ان کا ہرگز لائق نہیں۔ یہ تصنع نہیں بلکہ حقیقت ہے "من آنم کہ من دانم" تقریر کے بعد حضرت نے دعا فرمائی۔ اور جلسہ ختم ہوا جلسہ کے بعد مولوی وحید الرحمن ہزاروی۔ مولوی قاضی عبدالرشید ہزاروی۔ مولوی محمد یوسف بنوی غلام مصطفیٰ صاحب ڈیروی۔ مولوی محمد حلیم برمی اور مولوی کریم اللہ چترالی نے حاضرین کو جمعیۃ کی طرف سے چائے پیش کی۔ اور اس طرح یہ روح پرور اور پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی

(نوٹ) جلسہ ہذا میں صدر جمعیۃ نے جمعیۃ کی طرف سے اپنے سرپرست حضرت مولانا عبیداللہ انور کی خدمت میں ایک سپاسنامہ بھی پیش کیا۔ جو اگلے شمارہ میں شائع ہوگا) (انشاء اللہ تعالیٰ)

جلسہ

بفضلہٖ تعالیٰ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق مورخہ ۱۵، ۱۶، ۱۷ مارچ ۱۹۶۹ء مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ بروز ہفتہ، اتوار، پیر ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں ملک بھر کے مشاہیر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ احباب تاریخ نوٹ فرمالیں۔

(محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی)

دعائے صحت

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پرانے ساتھی مخدوم منظور سعید صاحب کافی عرصہ سے میو ہسپتال میں صاحب فراش ہیں۔ قارئین خدام الدین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ (ادارہ)

روزے کے فائدے

ابوالریاض بہاولپوری

دنیاوی فائدے

- صبح سویرے اٹھنے کی عادت پڑتی ہے۔
- صبح کی بیداری سے جوشِ عمل بڑھتا ہے۔
- محنت کے لئے زیادہ وقت ملتا ہے۔
- کاروبار میں نکھر پیدا ہوتا ہے۔
- جفاکشی کی عادت پڑتی ہے۔
- اعتماد اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔
- سُستی دُور ہوتی اور چُستی آتی ہے۔
- دل مضبوط اور حوصلہ بلند ہوتا ہے۔
- وقت پر کھانے سے بسیار خوری رُکتی ہے۔
- معدے کو تقویت پہنچتی ہے۔
- موٹاپا دُور ہوتا ہے۔
- خون کا دباؤ درست ہو جاتا ہے۔
- ہم آہنگی اور مساوات پیدا ہوتی ہے۔
- بھوک بڑھتی اور بیماری گھٹتی ہے۔
- روزہ بھی ایک قسم کی ورزش ہے۔
- اندرونی اعضاء کو تقویت پہنچتی ہے۔
- نیکی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔
- سنگدلی دُور اور نرم مزاجی آتی ہے۔
- جماعتی نظام قائم ہو جاتا ہے۔
- حسنِ سلوک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- صبر و ضبط کی عادت پڑتی ہے۔
- روزہ ضبطِ نفس کا ذریعہ ہے۔
- دوسروں سے بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- کثافت گھٹتی اور روحانیت بڑھتی ہے۔
- مصائب برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔
- صبر و شکر نصیب ہوتا ہے۔
- بھوک اور پیاس کا احساس ہوتا ہے۔
- برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔
- طبیعت مرنجاں مرنج بن جاتی ہے۔
- ظاہر اور باطن پاک رہتا ہے۔
- بلغمی امراض کے لئے روزہ مفید ہے۔
- جسم سے زہریلا مادہ خارج ہوتا ہے۔
- کئی بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔
- خواہشات پر قابو پانا آتا ہے۔
- افطاری سے خاص خوشی حاصل ہوتی ہے۔
- رزق میں کشایش ہوتی ہے۔

★

دینی فائدے

- خدا کا ایک فریضہ ادا ہوتا ہے۔
- حق تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
- ہر نیکی کئی ہزار درجے بڑھ جاتی ہے۔
- معرفتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔
- تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے۔
- جذبۂ جہاد کو تقویت پہنچتی ہے۔
- قرآن خوانی کی برکت نصیب ہوتی ہے۔
- گناہ دُھل جاتے اور عمل بڑھ جاتے ہیں۔
- ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔
- خدا کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہوتا ہے۔
- اعتکاف کی برکت حاصل ہوتی ہے۔
- نفل عبادت سے فرض کا ثواب ملتا ہے۔
- فرض عبادت کا ثواب ستّر گُنا بڑھ جاتا ہے۔
- خدا کے مہمان کی خاطر مدارت ہوتی ہے۔
- روح بیدار ہوتی ہے، نور آتا ہے۔
- دل کی کثافت دُور ہوتی ہے۔
- روزہ گناہ کی ڈھال ہے۔
- شیطان کا حملہ ٹوٹ جاتا ہے۔
- توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
- نماز اور خیرات کی عادت پڑتی ہے۔
- خدا کی رحمت سے خاص حصہ ملتا ہے۔
- روزہ دار خدا کو اپناتا ہے۔
- خدا اس کا بن جاتا ہے۔
- گناہ کا بازار ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔
- مساجد کی رونق بڑھتی ہے۔
- روزہ متقی بناتا ہے اور یہی روزے کی جان ہے۔
- روزہ رحمت، بخشش اور نجات کا باعث ہے۔
- دعا قبول ہوتی ہے، خیالات پاکیزہ رہتے ہیں۔
- بخشش نصیب ہوتی ہے۔
- روزہ ایک بے ریا عبادت ہے۔
- روحانیت بڑھتی ہے۔
- سکونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔
- آنکھ، کان اور زبان گناہ سے بچتے ہیں۔
- احتساب کرنا آتا ہے۔
- اجتماعی عبادت سے لذّت آتی ہے۔
- انفرادی عبادت کا زیادہ موقعہ ملتا ہے۔
- لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے۔
- عیدالفطر کی خوشی حاصل ہوتی ہے۔
- تراویح کا ثواب ملتا ہے۔
- قیام اور صیام کی برکت نصیب ہوتی ہے۔
- بال بچوں پر خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
- رزق بڑھتا اور جمال آتا ہے۔

اُخروی فائدے

- روزہ بخشش کا سبب ہوگا۔
- روزہ بہشت کا ضامن ہوگا۔
- جنت کے دروازہ ریان سے داخلہ ہوگا۔
- روزہ دار کو پروردگار کی رضا نصیب ہوگی۔
- روزہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔
- روزہ دار کو عرش کے نیچے سایہ ملیگا۔
- قبر کے حساب سے نجات ملے گی۔
- روزہ دار خدا کے خاص جزا کا مستحق ہوگا۔
- روزہ قیامت کے دن شفیق ہوگا۔
- روزہ دوزخ کی آگ کی ڈھال ہوگا۔
- روزہ مجسّم بن کر شفاعت کرے گا۔
- خدا کا جلوہ نصیب ہوگا۔
- خدا کی بخشش نصیب ہوگی۔
- روزہ دار کو خدا کی ملاقات سے
- خاص خوشی نصیب ہوگی۔

یہ حکم ہے خدائے رحیم و کریم کا
روزہ رکھو نماز پڑھو اور زکاۃ دو

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

۲۹ نومبر ۱۹۶۸ء

۲۰

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

چیف ایڈیٹر عبید اللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"

LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۴۸۱ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء

(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۶۸/۳۹-۶۷-۲-DD۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G/۴۰-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

رمضان المبارک

حافظ نور محمد انور

ر) رحمتوں کی چارسو پڑنے لگی ٹھنڈی پھوار! گلشنِ ہستی میں جیسے آگئی فصلِ بہار

م) مشغلہ اس ماہ میں جن جن کا ہوگا ذکرِ خیر! خُلد میں ہو جائیں گے لاریب وُہ ذی افتخار

ض) ضوفشاں چہرے ہیں ان کے جن کو ذوق وشوق ہے احترام اس ماہ کا ہے ہر گھڑی لیل ونہار

ا) اس مبارک ماہ کی آمد ہے تسکین الصّدُور قلبِ مضطر کے لئے لاریب ہے وجہِ قرار

ن) نورِ ایماں سے منوّر کر لو دل کو مومنو! چند روزہ زیست کا کوئی نہیں ہے اعتبار

ا) آشنا رکھیں گے جو اپنی زباں کو ذکر سے ان سے راضی بے شبہ ہو جائے گا پروردگار

ل) لائقِ صد افتخار اس ماہ کا ہر لمحہ ہے! ہر طرف ہے رحمتِ حق بے حساب و بیشمار

م) مسجدوں میں سن کے صائم حق تعالےٰ کا کلام ہو رہے ہیں بہرہ ور بے شک بفضلِ کردگار

ب) بھر رہے ہیں رحمت و برکت کی صائم جھولیاں فی الحقیقت ہیں بڑے خوش بخت سارے روزہ دار

ا) اس مہینے میں ہوا نازل کلام اللہ بھی! اللہ اللہ کس قدر ہے ماہِ رمضاں کا وقار

ر) رحمتِ حق سے رہے محروم جو اس ماہ میں ان سے بڑھ کر کون ہوگا نامراد و نابکار

ک) کر نہیں سکتا کوئی تیرے فضائل کا بیاں

اے مبارک ماہ تُو ہے رحمتِ حق کا نشاں

★

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا